تکریم ظہوری

شرح اردو نثر دوم ظہوری

حسب الحکم

کپتان فلر صاحب بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن

مدارس ممالک پنجاب وغیرہ کے

مولوی کریم الدین ڈپٹی انسپکٹر

مدارس حلقہ لاہور نے

طالبعلمان پنجاب کے لئے سنہ ۱۸۶۶ء میں تصنیف کی اور باہتمام

بابو چندر ناتھ متر سپرنٹنڈنٹ کے مطبع سرکاری میں طبع ہوئی

شرح دیباجہ دوم از سہ نثر

ملا ظہوری مسمیٰ بگلزار ابراہیم

خرّمیِ چمنِ سخن بہ طراوتِ حمد بہار پیرائیست کہ گلزار ابراہیم در رخسار یوسف طلعتان نمرود نخوت رسانیدہ * و تاجداری لفظ و معنی بحشمت ثنائے تارک آرائیست کہ مسمّیٰ خلیل خود یعنی ابراہیم عادل شاہ را در ہفت اقلیم بہ نہ صفت یگانہ و ممتاز گردانیدہ *

لغات ۔ خرّمی ۔ خُرّم بمعنی شادان اور خوش وقت کے ہے اصل مین یہہ لفظ بدون تشدید کے ہے کیونکہ تشدید فارسی مین نہین آتا چنانچہ حکیم ثنائی کہتا ہے ؎ از غم کار نی کن دگر و زبادہ جامی کن دگر * وز جان جہانی کن دگر نے نشین در دو شاد و خرم * اہل لغت سے بعض اسکو مفرد کہتے ہین اور خان آرزو

سراج اللغة مین اسکو مرکب لکہا ہے خور بمعنے آفتاب اور رم سے جو مشتق ہے
رمیدن سے وہ کہتا ہے کہ خرم بمعنی رمندہ از خور است و آنچہ از خور برمد تازہ
وشاداب باشد نہ خشک پس اس صورت مین تشدید بسبب ادغام کے ہے
اور تخفیف بسبب حذف ایک را کے ہے جیسے بدتر اور بترین ظاہر ہے اس
تقریر سے معلوم ہوا کہ اس لفظ کو بدون واو کے اور ہمراہ واو کے بہی لکہنا
درست ہے خرمی بمعنے شگفتگی اور شادابی کے مستعمل ہے طراوت بالفتح تازگی
حمد ستودن وستایش وستودہ شدن وستودہ شدگی پیراستن کم کردن
در چیزے برائے زینت واینجا مطلق آرایش مراد است گلزار ابراہیم سے وہ
وہ آگ مراد ہے جو ابراہیم خلیل اللہ پر سرد ہوگئی تہی چونکہ یہہ مشہور ہے کہ وہ
آگ مبدل بہ پہولون اور گلون سے ہوگئی تہی اسلئے شعرا اوسکو گلزار سے تعبیر کیا
کرتے ہین اور اسلئے کہ اس رسالہ کا بہی نام گلزار ابراہیم ہے اس لفظ کا اس جگہہ
ذکر کرنا گویا براعت الاستہلال ہے اور ذکر لفظ ابراہیم اور یوسف ونمرود کا قبیل
تناسبات سے ہے رخسار مرکب ہے رخ بمعنے مونہہ اور سار سے جو کہ بمعنے
جگہہ کے آیا کرتا ہے طلعت بفتح دیدار و دیدن روئے الا چہرہ کے معنی مین
بہی مستعمل ہوتا ہے رسانیدہ بمعنے دمانیدہ و نخوت بالکسر تکبر یعنے شگفتگی
سخن کے چمن کی اوس بہار پیرا کی حمد ہے جسنے خوبرویون کے چہرہ پر گلزار
ابراہیم اگایا اور وے خوبرو کیسے ہین یوسف جیسی خوبصورتی اور نمرود کی مانند تکبر ونخوت
مین سہمی بفتح سین وتشدید یائے بمعنے ہم نام لفظ خود سے کنایہ خدا تعالی سے
ہے خلیل خود یعنے خدا کا خلیل مراد حضرت ابراہیم ع اور چونکہ ممدوح اس مصنف کا

ہی سمی ابراہیم عادل شاہ ہے اسلئے وہ ہمنام ابراہیم خلیل کا ہوا ہفت ونہ یگانہ یہہ الفاظ جو اس فقرہ مین لایا ہے اسکو صنعت سیاقۃ الاعداد کہتے ہین واضح ہو کہ اس رسالہ مین نو صفتین ملا ظہوری نے اپنے ممدوح ابراہیم عادل شاہ مین ثابت کی ہین وے یہہ ہین - اوّل معرفت دوّم اطاعت شرع محمدی سیوم شان وشوکت چہارم عدالت پنجم شجاعت ششم سخاوت ہفتم صورت زیبا ہشتم سیرت پسندیدہ واطوار برگزیدہ نہم توفیق کسب فضایل وکمالات چنانچہ ہر ایک صفت مذکورہ بالا کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہے اسلئے کہتا ہے +

اول معرفت

کہ باوجود حُجب کثرت در مشاہدہ شاہد وحدت معنی کلام مُعجز نظام لو کشف الغطاء لما ازددتُ یقیناً وصف حال او ساختہ گلستان نیت و بوستان عقیدتش از خس وخاشاک شک وشبہ پرداختہ +

حُجب بضمتین جمع حجاب کثرت ماسوے اللہ وحدت ذات خدا صوفیا کی اصطلاح مین کثرت سے جماعت کثیر یعنے مخلوقات اور لفظ وحدت سے

صرف ذاتِ خدا خدا کی مراد ہوتی ہے شاہد وحدت اضافت بیانی ہے
شاہد کے معنے حاضر اور گواہ اور محبوب کے آتے ہین اور اصطلاح صوفیہ
مین شاہد اوس تجلی حق کو کہتے ہین کہ جب سالک پر غالب ہو تو تمام
تعینات اوسکی نظر سے غایب ہو جاوین یہہ رتبہ بڑے کامل لوگون کو
نصیب ہوتا ہے جو کہ حق الیقین کے مرتبہ کو پہنچ جاتے ہین اوسوقت اونکا یہہ
حال ہوتا ہے کہ کوئی شئی دنیاوی یاد خدا سے اونکو غافل نہین کر سکتی حاصل
فقرہ کا یہہ ہوا کہ بسبب کمال معرفت کے باوجود پردون کثرت کے ممدوح نے
شاہد وحدت کو ایسا دیکھا کہ معنی کلام مذکور کے جو کہ قول حضرت علی رض کا ہے اوسپر
صادق آگیا ہے اور معنی اوس قول کے یہہ ہین کہ اگر پردے کثرت کے اوسکے
آگے سے ہٹا دئے جاوین تو جسقدر یقین خدا کا اوسکو حجب کثرت مین ہے وہ ہے
یقین رہے گا کچھہ زیادہ نہوگا کیونکہ اوسکے نزدیک حجب کثرت مانع دیدار الہی
کے نہین ہین خاشاک مرکب ہے خاش بمعنے ریزہ چوب و علف اور آک
کلمہ نسبت سے مراد کوڑہ پرداختہ بمعنے خالی کردہ اس فعل کا فاعل وہ ضمیر ہے
جو راجع ہے طرف معرفت کے یعنے معرفت نے کسیطرح کا شک و شبہ اوسمین باقی
نہین رہنے دیا +

مجموعۂ عرفان موحدان فردے از دفتر ستایش

عنف واشتلم ماسوا پسندیدہ طبع مواسایش +

مجموعہ جمع کیا ہوا اور ہر ایک وہ چیز جسمین کئی چیزین آمیز کی ہوئی ہون
اور وہ کتاب جسمین چند مضامین متفرق جمع کئے ہون **عرفان** بالکسر شناختن
مُوَحّدان جمع ہے موحد کی **فرد** تنہا اور واحد علم حساب مین فرد ایک کاغذ
سادہ یا کاغذ متفرق لکہا ہوا ہوتا ہے **دفتر** بالفتح کتاب جامع اوراق حساب دفاتر
جمع **عُنف** بہر سہ حرکت و مشہور بضم شین بمعنی درشتی **اُشتُلم** بضم اول
وضم لام تندی کرنا اور غلبہ کرنا مگر اس جگہ بمعنے اوس تندی کے ہے جو از روئے
غصہ کے ہو **ماسوا ار** جو کچھ کہ خدا کے سوا ہے یعنی کثرت **مواسا** تخفیف ہے
مواسات کا جسکے معنے الفت کے ہین مواسائی بیائے نسبت الفت کنندہ **الفت کنندہ**
اس فقرہ کے معنے کئی طرح لوگون نے کئے ہین بعضے یہہ کہتے ہین کہ طبیعت ممدوح
کی اسقدر حلیم ہے کہ تندی ماسوا کی برداشت کرتی ہے اس معنی مین صفت معرفت
کی کچہہ نہین نکلتی بعض یہہ کہتے ہین کہ یہہ معنے ہین کہ تعدی ماسوا کو ممدوح پسند
کرتا ہے مگر خدا کے غضب اور تندی کو نہین چاہتا اسکا باعث معرفت ہے کیونکہ
دنیا دار بسبب غفلت کے غضب خدا سے تو نہین ڈرتے بلکہ دنیا کے لوگون سے جو
آفات اونکو پہنچتی ہے اونسے ڈرا کرتے ہین پس ممدوح ایسا نہین ہے یہہ معنے بہی
پسند طبع نہین ہین - بلکہ یہہ معنے بہتر معلوم ہوتے ہین کہ ممدوح بسبب کمال معرفت
کے ماسوا ار حق پر تندی اور درشتی کرتا رہتا ہے تاکہ وہ مانع معرفت نہو + نشان

۱ **توضیح بیانش نشانہائے بے نشان ہمہ دلنشین وخاطر**

۲ **با فتاب جہانگرد تاکید نظر بر دو بینان نیندا ختن** + **و مصور**

قضا تہدید باحوال احولان نبرداختن ٭ زنار را با سبحہ نہ پیوند بست

کہ گسیختنش بر کشاکش کشیشان نہ خندد ٭ وکفر را با ایمان نہ تیر بست

کہ صداعش صندلِ چارہ از پیشانی برہمنان نبرد ٭ از صدمہ

توحیدش دوی دریکی گریختہ ٭ وبعلاقہ تجریدش خودی در

توی آویختہ ٭ گوشے حق شنو ٭ چشمے حق بین ٭ دلے حق جو ٭

خاطرے عرفان زا ٭ سینہ معرفت خیز ٭ تارکے آسمان سا ٭

جبہہ سجدہ ریز ٭

ا بی نشان سے مراد خدا تعالےٰ ہے دلنشین جو کہ دل مین بیٹھ جاوے

خاطرنشان ترکیب مفعولی است بمعنے آنچہ آن را در خاطر نشاندہ باشند حاصل

اس فقرہ کا یہہ ہے کہ ممدوح چونکہ کمال معرفت کا رکھتا ہے اسلئے حقایق الٰہی پر کماہی

اوسکو وقوف حاصل ہے چنانچہ جب وہ بیان بتوضیح کرتا ہے تو خدا تعالےٰ کے

نشان باوجودیکہ بسبب نایابی کے اونکو بے نشان مشہور کرتے ہین اوسکے بیان سے

سب کے سب سننے والون کے دلون مین دلنشین ہو جاتے ہین اور کچھہ شک و شبہ اونکو نہین رہتا +

۲ دو بین وہ آدمی جو ایک کو دو دیکھے اوسکو عربی مین اَحْوَل اور ہندی مین بھینگا کہتے ہین **نظر بر کسے انداختن** کے معنے ہین کسی کی طرف متوجہ ہونا چونکہ بصارت آفتاب کی روشنی سے ہوتی ہے اور دو بینی منافی توحید کی ہے اسلئے آفتاب جہانتاب کو بادشاہ کی طرف سے تاکید ہے کہ کسی بھینگے پر متوجہ ہو یعنی اونکی آنکھون مین کرن اپنی نہ جانے دے تاکہ ایک کو دو نہ دیکھہ سکین +

۳ **تہدید** - ڈرانا اور تاکید کرنا ہی ہے **اَحْوَل** بھینگا جسکو ایک چیز کے دو دکہلائی دین **پرداختن قضا با حوال اَحْوَلان** سے مراد اونکو پیدا کرنا ہے یعنے مصور قضا کو ممدوح تہدید کرتا رہتا ہے کہ کوئی بھینگا دنیا مین پیدا نہونے پاوے تاکہ ایک چیز کی دو دو اونکو نہ دکہلائی دین کیونکہ دوئی توحید کے خلاف ہے بعضے یون بھی اسکے معنے کہتے ہین کہ قضا کو ممدوح ڈراتا ہے اور ڈانٹتا کہ تو نے بھینگون کی آنکھین درست کیون نہ کین تیری غفلت سے یہہ عیب دوبینی کا انہین رہا +

۴ **سُبْحہ** بضم سین تسبیح کے دانے جنسے شمار کرتے ہین جو لوگ سَبحہ بفتح پڑہتے ہین وہ غلط ہے **پیوند** یعنے پیوستگی اس لفظ مین دو احتمال ہین ایک یہہ مرکب ہے **پی** اور **وند** سے جو کلمہ نسبت کا ہے چونکہ ایک چیز دوسری چیز سے اتصال شدید پاکر گویا بچہ مثل پی یعنے بچے کے ہو جاتی ہے اسواسطے اسکو پیوند کہا - دوسرا احتمال یہہ ہے کہ پیوند مشتق ہے پیوستن سے جو اصل میز

ہی بستی تھا پس بیو نہ کے اصل ہی بند ہوئی مگر بسبب کثرت استعمال کے
یک لفظ مفرد ہو گیا ہے **کشیش** رئیس اور سردار ترسا کا اسکو معرب قسیس ہے
جسکو پادری کہتے ہین **کشاکش** کشش ہائے پے در پے اس جگہ اسکے معنے
ناخوشی کے ہین حاصل فقرہ یہہ ہے کہ زنار کو سبحہ سے ایسا پیوند نہین ہے کہ کشاکش
کشیشان پر توڑنے کے وقت جو بسبب نادانی اور نافہمی کے جو اونہون نے تسبیح کے
توڑنے پر سعی بیفایدہ کی ہے خندہ نہ کرے بلکہ خندہ کرے گا کیونکہ تسبیح کا توڑنا ہے
گویا زنار کا حاصل کرنا ہے کسلئے کہ جب دانے تسبیح کے گر پڑے دھاگا باقی رہ گیا
جو مشابہ زنار کے ہے پس معلوم ہوا تسبیح اور زنار مین اتحاد ہے نہ جدائی کیونکہ
تسبیح ہی سے زنار پیدا ہو جاتی ہے +

۵- اس فقرہ کے معنے دو طرح پر ہو سکتے ہین ایک یہہ ضمیر شین کی طرف ایمان کے
راجع کرین تو مطلب یہہ ہوگا کہ درمیان کفر اور ایمان کے اسقدر یگانگی اور اتحاد
بہم پہنچا ہے کہ اگر دردسر ایمان کو عارض ہو تو صندل اپنے علاج کے لئے پیشانی
برہمنون سے وہ صداع لیگا اور کچھ انکار نکرے گا- دوسری توجیہہ یہہ ہے
کہ ضمیر کو راجع کرین طرف سر کے کیونکہ نسبت دردسر کی طرف سر کے مناسب ہے
تب یہہ مطلب ہوگا کہ کفر کو ایمان سے ایک ایسا سر بہم پہنچا ہے کہ اگر صداع
اوس سر کو عارض ہو تو صندل چارہ پیشانی برہمنان سے وہ سر حاصل کرے گا

۶ صدمہ- یک نوبت بہدگیر کو فتن و آسیب رسانیدن ۱۲ منتخب- مطلب یہہ ہے
کہ چونکہ اوسکی توحید دشمن دوئی کی ہے پس بسبب صدمہ توحید کے دوئی
اسقدر سراسیمہ و پریشان ہوئی کہ کوئی جگہ اپنے بچاؤ کی نہ پایا کر یکی مین بھاگ کر

اوسنے پناہ لی مقصد یہہ ہے کہ دوئی نہین رہی ہے صرف یکی ہو گئی ہے ٭

۷- عَلَاقَہ بالفتح اویزش اور دوستی اور لگاؤ و بالکسر اوس دہاگے یا رشتہ کو کہتے ہین کہ خنجر یا تازیانہ اور تیر مین باندہتے ہین آویختن خودی در توئی سے مراد ہے کہ دوئی مبدل ہو گئی ہے توئی سے تجرید برہنگی تنہائی اور اس جگہ مراد ہے فنائے مطلق ہے ٭

۸ گوشۂ حق شنو الخ یہہ بیان تجرید کا ہے تارک بمعنے کلہ سر و فرق سر و میان سر آدمی اور معنے کلاہ اور خود کے بہی اسکے آئے ہین کہتا ہے کہ باعتبار شکوہ اور سلطنت ظاہری کے اوسکا تارک آسمان سا ہے جبہہ پیشانی سِجدہ بالکسر سر برزمین نہادن و فروتنی و بفتح نیز آمدہ ٭

۱	پای رِفعت بر آسمان دارد	سر خدمت بر آستان دارد
۲	در عبادت بگفتن و دیدن	طرز او طرزِ حق پرستیدن
۳	خَلوَتِ دیگران و صحبتِ او	وحدت این و آن و کثرتِ او
۴	در دلش این و آن نمی گنجد	ہیچ جز حق دران نمی گنجد
۵	بُت شکن گشت چون خلیل نخست	بادش ارزانی اعتقاد درست

۶	کفر در فکرِ نکتۂ عرفان	شرک در شکرِ نعمتِ ایمان
۷	طینتش باج خواه طینت ها	زینتش بادشاه زینت ها
۸	در عبادت نہ ہے تنومندی	بندگی در خورِ خداوندی
۹	سرِّ وحدت بمغز بُرد از پوست	همه او کرد خویش را همه اوست

۱ رفعت بالکسر بلندی قدر و مرتبہ و بلند قدر و مرتبہ شدن والفعل من کرم قاموس آستان سے مراد آستانہ خدا کا ہے +

۲- یعنی در گفتن و دیدن در عبادت است مطلب یہہ ہے کہنے دیکھنے مین بہی وہ عبادت ہی مین ہوتا ہے پس طرز اوسکی طرز حق پرستی کی ہے بعض نسخون مین حق او طرز حق پرستیدن ہے معنے اسکے ظاہر ہین +

۳- اس شعر مین خبر درمیان دونون مصرعون کے محذوف ہے یعنے خلوت دیگران و صحبت او برابر است و وحدت این و آن و کثرت او برابر است خلوت بالفتح تہی شدن و تنہا بودن و جائے خالی صحبت بضم یاری واو درمیان دیگران و صحبت کے بعض کے نزدیک واو عاطفہ مفید معنے مساوات کو ہے یعنے تنہائی دیگران و یار باشی او برابر است اور یمینی نے اسکو واو ملازمت لکھا ہے اور صہبائی نے اسکو واو بمعنے مع کے لکھا ہے +

۴ این و آن بمعنی کثرت اور ماسوا اللہ کے ہے اور مصرع ثانی مین آن

اسم اشارہ ہے پس تکرار قافیہ کا اعتراض نہ پڑا حق نام خدا کا ہے *

۵ نُخت بمعنی دُرُشت یا از نُخت کے ہے ارزانی مسلم برقرار یہہ لفظ مرکب ہے

ارزان اور یار نسبت سے اور ارزان مرکب ہے ارز اور آن سے جو کہ مفید معنی

فاعلیۃ یا نسبۃ کو ہے اور ارز مشتق ہے ارزیدن بمعنے قیمت کردہ شدن و بفروخت

رفتن سے پس ارزان بمعنے ارزندہ کے ہے اور بمعنی قیمت کے ہے اسکو جیم سے بدل

کرکے ارج کہتے ہین اس صورت مین ارزانی منسوب طرف ارزان کے ہے اور جو چیز

ارزندہ ہوتی ہے وہ خوب ہوتی ہے پس یہہ لفظ بمعنے برقرار اور مسلم کے مجاز در

مجاز ہے اور عوام الناس مین جو ارزان اور ارزانی بمعنے ضد گران اور گرانی کے

مستعمل ہوگیا ہے وہ معنی حقیقی کے برخلاف مستعمل ہوگیا ہے اور معنی شعر کے

ظاہر ہین *

۶ کُفر خدا کو نہ پہچاننا اور اوسپر ایمان نہ لانا ضد ہے ایمان کی شرک سوا خدا کے

اور کو بھی خدا جاننا یعنے بر غیر خدا گرویدن کفر اور فکر شرک اور شکر امین صنعت

مقلوب ہے مشہور معنی اس شعر کے یہہ ہین - کہ کفر بسبب برکت اس بادشاہ کے

ہمیشہ اس فکر مین رہتا ہے کہ نکتہ معرفت الٰہی کا حاصل کرے اور شرک کو نعمت ایمان

کی ایسی حاصل ہوگئی ہے کہ ہمیشہ اوس نعمت کا شکر گذار رہتا ہے باوجودیکہ کفر

اور عرفان شرک اور ایمان مین بہت ضد ہے *

۷ باج خواہ حاکم اس شعر مین صنعت ترصیع ہے

۸ تنومند مرکب ہے تن و مند سے واو اسمین زاید ہے اور یا مصدری اسمعنے

توانائی ہین در خور لایق +

۹ بمغز کی با معیت کے معنی مین ہے اور نزا زپوست کی اعراضیہ ہے یعنے مغز بردہ و پوست انداختہ دوسرے معرعہ مین دو احتمال ہوسکتے ہین یا تو ہمہ اوست یہہ لفظ تمام مراد ہو یا ہمہ او فقط مقصود ہو اور حرف است واسطے ربط کے ہو اول تقدیر پر یہہ معنے ہون گے کہ ممدوح نے اپنے تئین ہمہ اوست کرلیا ہے یعنے وہ ہمہ اوست کہلایا ہے گویا کہ سراپا ہمہ اوست ہی ہوگیا ہے یہہ مبالغہ ہے مطلب یہہ کہ یہہ قال اوسکا حال ہوگیا ہے پس ضمیر او جو کہ اول ہے راجع ہے ممدوح کی طرف۔ تقدیر ثانی پر دو وجہ ہوسکتی ہین ایک یہہ کہ حرف ربط جزو ہو عبارت کرد است کا جو کہ فعل کرد سے جدا ہو کر بعد لفظ او کے واقع ہوگیا ہے اس صورت مین ہمہ او بعد خویش را کے واسطے تاکید کے مکرر آیا معنے اب یہہ ہون گے کہ ممدوح ما سراپائے خود را او کردہ است پس لفظ ہمہ تاکید خویش کے واقع ہوگا اور لفظ ہمہ او ثانی تاکید ہے ہمہ او قول اول کے دوسری وجہ یہہ ہوسکتی ہے کہ ہمہ او ثانی مصنف کا مقولہ ہو اور حرف است واسطے ربط عبارت کے ہے۔ پس حاصل آن چنین باشد کہ ممدوح ما سراپائے خود را ہمہ او کردہ و باز میگوید کہ ممدوح ہمہ اوست و توضیح این مطلب بدین وجہ است کہ سراپائے خود را او کردن دلالت دارد کہ او خود را بتکلف او کردہ لہذا بعد ازان گفت کہ خود را ہمہ او کردن ممدوح چہ معنے دارد کہ ہمہ ممدوح عین اوست۔ واضح ہو کہ اہل تصوف کے دو فرقے ہین وجودیہ اور شہودیہ اول فرقہ کا یہہ قول ہے کہ سب چیز خدا ہے وے لوگ ہمہ اوست کہتے ہین اور دوسرا فرقہ ہمہ از وست کہتے ہین یعنے سب چیز خدا کی مخلوق ہے +

دوم

سعادت اطاعت شریعت غرّای مصطفوی + و دولت

برافراشتن لوای ولای مرتضوی + به پیرایه اجتهادش

رونق بر شرع مفتون + و بدرستی اعتقادش کار ملت از

شکست مصون + بقبول امرش دست معروفان برسر +

و بردّ نهیش زخم منکران منکر + فرق دین آسوده سایه

صاحب کلاهیش + شور ترویج ملّت نمک مایده شاهنشاهیش +

بپا مردی تقویتش پابست کاخ ایمان خارا بنیان + و بدستیاری

تزئینش درگاه محکمه علیه دارا دربان + سجل گیرودار گماشتگان

شهر و دیار بمهر امضای قاضیان قضا قدرت در تزئین +

ودر محفل تربیت و آئین مثال متمکنان مسند شریعت بر فرامین

واحکام بادشاهی مقدم نشین + در تردد شارع شرع گرد تعصب

از دامان جدّ وجهد فشانده + ومحبت هر یک از مقربان درگاه

را در محفل دل الهام منزل بجای خود نشانده دلیل بحث بیش

روش پیروی اصحاب کبار + وبرهان پاکی طینتش محبت

ایمه اطهار +

غرائے روش مصطفوی و مرتضوی منسوب بمصطفے و مرتضیٰ واو ان دونون کی الف سے بدل کی ہوئی ہے وِلاَ دوستی لِوا جھنڈا ابڑا۔ اِجتہاد کوشش کرنا اور اصطلاح مین مسایل نکالنا قران و حدیث اور اجماع صحابہ اور اپنے قیاس سے درستی اور شکست مین صنعت تضاد ہے مصیون محفوظ معروفان مشاہیر واکابر دست بسر و دست بر سر کے معنے متواضع اور فروتن مراد ہین اگرچہ ان الفاظ کے معنے نہایت متعجب اور حیران کے بہی آئے ہین مگر اس جگہ وہ مراد نہین ہین زخم منکر زخم زبون جو اچھا نہوسکے دونون فقرون کے یہہ معنے ہین کہ مشاہیر دیکے حکم ماننے مین متواضع اور فروتن ہین اور جس بات سے وہ ہی کرتا ہے

اگر کوئی اوسکی ہی کو رد کرے تو جو زخم ممدوح سے اونکو پہنچتا ہے پہر وہ اچھا نہین ہوتا شارح ہمبئی نے بجائے لفظ نہی کے ہیبت لکھا ہے مگر مقابل امر کے نہی کا لفظ مناسب تر ہے +

شور بمعنی شہرت نمک بمعنی مزہ و لطف بامردی مددگاری پابست اور پائی بست بنیاد عمارت کی جیسے سعدی کہتا ہے ~ خواجہ در بند نقش ایوان است خانہ از پائی بست ویران است + بنیان بنیاد خانہ - محکمہ عالیہ سے مراد دار الحکومت اور دار القضا ہے دارا دربان وہ جگہ جہان بردارا کی مانند دربان ہون درگاہ محکمہ مین اضافت بیانی ہے سجل بکسر سین و جیم و تشدید لام فرمان گیر و دار حکومت و زمانہ ہی گیرامر ہے گرفتن سے اور دار امر ہے داشتن سے یعنی فلان را بگیر و نگہدار چونکہ یہہ دونون باتین متعلق حکومت سے ہین اسواسطے مجموع کے معنے حکومت کے ہو گئے ہین گماشتگان شہر و دیار سے مراد وہ گماشتے ہین جو ممدوح کی طرف سے شہرون مین مقرر ہین قضا قدرت اوس کو کہتے ہین جو شخص قضا کی مانند قدرت رکہتا ہو امضا جاری کرنا دہ ایک علامت ہوتی ہے جو واسطے اجراء فرامین کے اونکی پیشانی پر کرتے ہین اس زمانہ مین جسطرح حکام کے دستخط پروانون کی پیشانی پر لکھواتے ہین اوسکو امضا کہتے ہین قضا اور قاضی مین صنعت اشتقاق ہے تزئین آرایش حاصل معنے یہہ ہوے کہ فرمان حکومت کا واسطے گماشتون کے جو جانب ممدوح سے

یا جانب گماشتون سے واسطے رعایا کے لکھا جاتا ہے بلحاظ شریعت کے مہر اور
امضا اوس فرمان کا قاضیون سے متعلق ہے بادشاہ یا گماشتون سے متعلق نہین ہے
مطلب یہہ ہے کہ بادشاہ تابع شرع کا ہے **ترتیب** ہر ایک شی کو اوسکے رتبہ پر
رکہنا **آئین** رسم و عادت **متمکنان مسند شریعت** عبارت علماسے ہے
فرامین جمع فرمان اس فقرہ کے یہہ معنے ہوئے کہ محفل تربیت اور آئین مین
ممدوح فرامین علماکو اپنے احکام پر مقدم رکہتا ہے یہہ کمال اتباع شریعت کا ہے
تَرَدُّد آمد و رفت کرنا **شارع** راہ بزرگ بڑی سڑک **تعصّب** حمایت
کرنا **جِدّ** بکسر درستی و کوشش در کار **جَہد** بفتح توانائی و کوشش و رنج -
افشاندن گرد تعصب از دامان جد و اجتہاد مجاز ہے یعنے راہ شرع
کی آمد و رفت مین ممدوح نے جد و اجتہاد ایسے طور پر اختیار کیا ہے کہ تعصب کو
چھوڑ دیا ہے اس فقرہ مین یہہ اشارہ ہے کہ ممدوح جو کہ شیعہ مذہب ہے اپنے
مذہب مین متعصب نہین ہے سینون کی رسوم کا مانع نہین ہوتا اپنے مذہب کو
بزور رایج نہین کرتا **مقربان درگاہ** سے مراد دین کے امام اور مجتہد ہین
بجائے **خود نشاندن** سے مراد ہے کہ بقدر رتبہ ہر ایک کے عجت رکہنی
مبحث جائے کاویدن سخن مباحث جمع **اصحاب** جمع صاحب بمعنے یار کے
کبار جمع کبیر کی ہے بمعنے بزرگ **ایمہ** جمع امام کی پیشوا دین کا **اطہار**
جمع طاہر بمعنے پاک +

مثنوی

۱ صرف نیکان همه تولایش — بر بدان ضربت تبرّایش

۲ نخل بدعت نشاندگان بی بر — تن سر برگرفتگان بی سر

۳ کرده از هم جدا حق و باطل — دو جهان مزرعی است او حاصل

۴ نفس سرکش ز زیر دستانش — در پرستش خدا پرستانش

۵ عُنف از رافتش مدارای — حلقه در گوش شرع دارای

۶ نظم هر کار و بار بر شرع است — کفر را هم مدار بر شرع است

۷ گرز دار القضا نشان آرند — آسمان را کشان کشان آرند

۸ تا نبارد سحاب لجّه شرع — لب تفسیده تر نسازد زرع

۹ چون نوازد غرور با اعدا	غُرّہ گردش شریعتِ غرّا

۱ تَوَلّا محبت داشتن تَبَرّا بیزار شدن ۲ بی بر بے پھل نخل بدعت نشاندگان سے مراد بدعتی اور مبتدع ہین سر بر گرفتگان سے مراد سرکش ہے مگر اس جگہہ مراد وے لوگ ہین جو شرع مین بدعت نکالتے ہین اور اگر کفار مراد ہو تو بہت مناسب مقام کے ہے ٭

۳ حق ثابت ۔ لایق ۔ درست ۔ راست ۔ واجب ۔ باطل ناچیز ناحق مزرع کھیتی کی جگہہ حاصل بقیہ کسی چیز کا اور نقد چیز ۔ خرمن کو بھی کہتے ہین ٭

۴ نفس سرکش نفس امارہ زیر دست تابع یعنے نفس امارہ اوسکا تابع اور محکوم اوسکا ہے اور خدا پرست اوسکی پرستش مین ہین ٭

۵ عنف درشتی رافت مہربانی اور مہربان ہونا مدارای مدارا کے اصل مین مدارات تھا فارسی والون نے تا فوقانی کو حذف کر دیا ہے چنانچہ اور الفاظ مین بھی ایسا تصرف کیا کرتے ہین جیسے مفاجا ۔ مکافا ۔ محابا ۔ مواسا ۔ یہہ مخفف ہین مفاجات مکافات ۔ محابات ۔ مواسات کے اور مدارای مین یا ر نسبت کی ہے یعنے مدارا کنندہ اور آز واسطے استعانت کے ہے حلقہ در گوش غلام کو کہتے ہین وجہ اسکی یہہ ہے پارس مین یہہ دستور ہے جب کوئی غلام خرید کرتے ہین تو اوسکے کان مین آویزہ لٹکا دیا کرتے ہین اسواسطے یہہ محاورہ خاص غلام کے واسطے ہوگیا

مراد مصرعہ ثانی سے یہہ ہے کہ بادشاہ تابع اور محکوم شرع کا ہے ٭

۶ نظم ترتیب بار اسکے معنی بہی کار کے ہین چنانچہ برہان قاطع مین موجود ہین مدار جائے گردش عرف مراد رسمیات ظاہر یہ اس شعر مین کمال اتباع شرع کا بیان ہے یعنے تمام امورات عرفیہ اور رسوم ظاہریہ کا مدار اس بادشاہ نے اوپر شرع کے رکہا ہے بعض نسخون مین بجائے عرف کے کفر لکہا ہے ٭

۷ نشان - زبان - علامت اس شعر مین حکومت کا بیان ہے یعنے اگر اوسکی کچہری سے آسمان کے بہی حاضر کرنے کا حکم ہو تو بڑی ذلت اور خواری سے آسمان کو نشان لاکر حاضر کر دیتے ہین ٭

۸ سحاب بالفتح ابر لُجّہ بضم وتشدید جیم میان دریا و آب ژرف تفسیدہ اسکی اصل تپسیدن ہتی اور اسکی اصل تاسیدن پیاسا ہونا حرارت گرمی سے بسبب تشنگی کے بےخود ہو جاتا زرع کہیتی تقریر مشہور اس شعر کے یہہ ہے کہ لجہ شرع مفعول ہے بارد کا اور سحاب اوسکا فاعل ہے یعنے جبتک کہ ابر لجہ شرع کو نہ برساوے کہیتی باوجود تشنگی اور خشک لبی کے اپنی لب کو تر نہین کرتی مگر صہبائی نے اوسکے یہہ معنے پسند کئے ہین کہ بارد فعل لازمی ہے اور سحاب مضاف ہے طرف لجہ شرع کے اور سحاب لجہ شرع سے وہ ابر مراد ہے کہ جو شرع کے دریا سے ابر اوٹہکر آسمان مین نمایان ہوا ہو تو اب یہہ معنے ہوئے کہ اگر سمندر مین سے ابر اٹہکر پانی برساوے تو کہیتی ہمارے بادشاہ کی ہرگز وہ پانی نہ پیوے گی بلکہ پیاسی رہے گی اور

منتظر رہے گی کہ جو وقت شرع کے سمندر کا ابر پانی برساوے گا اوسوقت اپنی لب کو تر کر دن گی مراد یہہ ہے کہ بادشاہ شرع کا بہت تابع ہے +

٩- چون بمعنی جراکے ہے یعنے کسواسطے ورزیدن اختیار کردن اَعدا جمع عدو کی ہے مراد اس جگہ اعداء دین سے ہے جو کفار ہین غرہ مغرور غرّا روشن یعنے جبکہ اتباع شرع روشن نے اوسکو ایسے رتبہ پر پہنچا دیا کہ اعداے دین سے غرور کرے تو ہر کسواسطے وہ غرور نکرے بلکہ کرنا چاہیئے +

سیوم شان و شوکت و جاہ و حشمت

باید[1] که بلند بالا شان سایه وار سر بزیر پا نهند تا در آستان

زمین آسمانش سجده بجا آرند[2] + گرد سجود درگهش که بر

پیشانی نشانید که از فرق فرقدان سالیش فر کلاه کیانی

ندمید[3] + هرکه آبادش نخواست خود را خراب ساخت[4] +

و آنکه نرد وفاقش نباخت دین و دنیا درباخت +

تا[5] ابر نیسان بهوالیش نبارد گوهر آب شاهواری برندارد +

کهین[6] بنده همین قدرش بپایه بوسی سریر عرشش نظیرش

در پایهٔ میری و سلطانی ✦ و کمترین چاکر فلک چاکرش

در خوان گستری نوازش عالمی مخاطب بشاهنوازخانی ✦

در بزم گاه عشرتش جمشید را مشرب جرعه خواری ✦ بر

درگاهِ همتش حاتم را منصب خاتم داری ✦ قضا بکمان

تدبیرش قدر انداز ✦ و الهام بدولت سرگوشی ضمیرش

سرفراز ✦

شان - قدر - مرتبہ - بڑائی - شکوہ - ہیبت - انہی معنی مین بولا جاتا ہے اور کبھی بمعنی حق کے بھی آیا ہے چنانچہ کہا کرتے ہین کہ یہہ آیتہ فلان شخص کے شان مین ہے یعنے اوسکے حق مین ہے یہہ سب معنی مجازی ہین اصل معنی شان کے کار اور حال کے ہین - **شوکت** شدت ہیبت در کارزار اور دبدبہ **حَشَمت** بفتحتین خدمتگاران و تابعان اور سکون شین سے بھی درست ہے جیسا منتخب مین لکھا ہے ✦

ا **بلند** بفتح اول ضد ہے پست کی اور اصل اس لفظ کی بالندہ صیغہ اسم فاعل کا بالیدن سے ہے ہا، بسبب تخفیف کے حذف ہو گئی جیسا کہ ماند مین کہ اصل مین

مانندہ تہا اور بسبب کثرت استعمال کے الف بہی حذف ہوگیا ہے اسلئے بلند
رہ گیا اور ما قبل علامت اسم فاعل کے یقیناً مفتوح ہوا کرتا ہے اگرچہ مکسور لوگون
کی زبان پر جاری ہوگیا ہے اسکی سند امام بخش صہبائی نے بہت لکہی ہین۔
بلند تلاش اوسکو کہتے ہین جسکی تلاش بلند ہو سایہ وار مانند سایہ کے
کیونکہ یہہ دستور ہے کہ سایہ اول بیرون مین ہوتا ہے اور پہر دراز ہوتا جاتا ہے
سجدہ بجا ظاہر صفت ہے اے وہ سجدہ بجا اور بموقع ہوا اور محل قبول مین ہے
حاصل معنی اس فقرہ کے یہہ ہین کہ میرے ممدوح کی شان و شوکت ایسی بلند ہے
کہ جو لوگ بلند تلاش اور متکبر ہین اونسے سوا اسکے کہ اوسکے آستان زمین
آسمان پر سجدہ کرین اور کچہہ نہین ہوسکتا اور سجدہ بجا اور بموقع اوسوقت ہوسکتا ہے
کہ اپنا سر گردن سے اتار کر بیرون مین رکہین تاکہ بزرگی شان کا کچہہ شبہ نہ ہے
اور تمام عجز اور انکسار اونمین نمایان ہوجاوے +

۴ گرد اور خاک مین یہہ فرق ہے کہ حالت اجتماع مین خاک کہلاتی ہے اور
حالت پراگندگی مین وہی خاک گرد بولی جاتی ہے مگر اس جگہ گرد کے معنی مطلق
خاک کے ہے سجود زمین پر سر رکہنا فرقدان نام اون دو ستارونکا
ہے جو قطب کے پاس ہین اونسے راہ کی شناخت ہوتی ہے اونمین سے ہر ایک
کو فرقد کہتے ہین کلاہ کیانی وہ کلاہ اور وہ تاج کہ بادشاہان کے سے منسوب
تہا کے کے معنی اصل مین اوس بادشاہ کے ہین کہ سب سے بلند تر ہو جسکو ملک الملوک
یعنی شہنشاہ کہتے ہین چنانچہ ایسے بادشاہ بعض نے چار اور بعض نے پانچ شمار
کئے ہین جو خطاب کی کار کہتے تہے اونکے یہہ نام ہین۔ کیقباد۔ کیخسرو۔

کیکاوس لہراسپ کیومرث برہان قاطع مین لکھا ہے
کہ لفظ کے مشتق ہے کیوان سے کیونکہ کیوان سب کواکب سیارون
سے بلند ترین سیارہ ہے یہہ توجیہہ رکیک ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ چونکہ
کے اوس بادشاہ کو کہتے ہین جو سب سے بلند ہو اسیواسطے کیوان نام
ستارہ کا کے سے منسوب کرکے رکھا گیا ہے کیونکہ وان لفظ نسبت کا ہے
مطلب فقرہ کا یہہ ہے کہ جس کسی نے اوسکی درگاہ کے سجدہ کی گرد کو
اپنی پیشانی پر جگہہ دی ہے اوس خاک کی برکت سے اوسمین وہ کروفر
اور شوکت نمایان ہوگئی ہے جو بسبب کلاہ کیانی کے سرپر رہنے سے شوکت
ظہور پایا کرتی ہے - ۳ آباد ضد ہے ویران کی اسکا اطلاق مکان پر
حقیقت ہے اور آدمی پر مجاز اسیطرح اطلاق خراب کا ہے کہ اصل مین ویرانہ
کو کہتے ہین اور اوسکو بہی جسکی عمارت آباد نرہی ہو - ۴ نرد نام ایکبازی
کا ہے جسکو بزرجمہر نے مقابل شطرنج کے اختراع کیا ہے بعض کہتے ہین
نرد قدیم ہے مگر اوسمین دو کعبتین تہے بزرجمہر نے دو اور اوسپر بڑہا دئے ہین
اور اطلاق نرد کا مہرہ شطرنج پر بہی ہوتا ہے وفاق بالکسر سازگاری
بعض نسخون مین بجائے وفاق کے لفظ وفا لکہا ہے جسکے معنی وعدہ پورا
کرنے کے ہین دونو لفظ درست ہین - ۵ نیسان بروزن سیلان نام ساتوین
ماہ رومیون کا ہے اور اوس ماہ مین جو بارش باران ہوتی ہے اوس
مینہہ کو بہی نیسان کہتے ہین هوا خواهش باریدن نیسان بهوای ممدوح
اس سے مراد یہہ ہے کہ اوس مینہہ کا برسنا ممدوح کے کارمین آوے

گوہر اس جگہ بمعنے مروارید کے ہے **شاہوار** مرکب ہے شاہ اور وار
بمعنے لایق سے اور جو چیز لایق بادشاہون کے ہوتی ہے وہ خوب ہوتی ہے
مطلب گوہر کا شاہوار ہونا اوسوقت ہوسکتا ہے کہ ابرنیسان ممدوح کے
واسطے برسے - ۶ **کہین** مرکب ہے کہ بمعنے کوچک اور یا اور نون نسبت سے
میری سرداری کیونکہ **میر** مخفف ہے امیر کا جیسے ابوجہل اور بوجہل ابوتراب
اور بوتراب **سُلطان** بالضم والی - مطلب - ادنی بندہ ممدوح نے بسبب
پابوسی تخت ممدوح کے وہ رتبہ اور قدر ہم پہنچائی ہے کہ رتبہ میری اور سلطانی
کو پہنچ گیا ہے **ہہین قدر** صفت بندہ کی ہے باعتبار حصول رتبہ میری اور سلطانی
کے جو بعد پابوسی سریر کے اوسکو حاصل ہوا ہے یا یون کہو کہ وہ بندہ بہ نسبت
اور غلامون ممدوح کے کہین ہے مگر بہ نسبت اور اشخاص کے بہین قدر ہے
۷ **شاہ نواز** ترکیب مفعولی ہے بمعنی نواختہ شاہ اور لفظ **خان**
زیادہ کرنے سے لقب امرا اور سرداروں کا ہو جایا کرتا ہے جو بادشاہون سے
بروقت مورد عنایت ہونے کے ملتا ہے **خوان گستری** کی اضافت
جو نوازش کی طرف ہے یا تو بمعنے برائے کے ہے یعنی خان گستری برائے
نوازش عالمی یا اضافت بیانی ہے اسے در وقت گستردن* کا بادشاہ ہے
حاصل فقرہ کا یہہ ہے کہ میرے ممدوح نے جبکہ خوان نوازش عالم کا بچھایا
تو اوسکے کمترین چاکر کو بسبب نہایت نوازش شاہی کے خطاب شاہ نوازخانی
کا حاصل ہو گیا پس اوسکی نوازش مین جبکہ ادنے لوگون کا یہہ حال ہے
تو اعلے اور بلند مرتبہ لوگون کا کیا حال ہوگا - **فلک چاکر** صفت ہے

* خوان نوازش عالمی را در عالم گستردن

جا کر گی یہہ بھی اوسی قبیل سے ہے جیسے اوپر کے فقرہ مین **مہین قدر**
صفت ہی - ۸ **جمشید** نام ایک بادشاہ کا ہے اوسکو فارسی مین کبھی جم
اور جمشاسپ بروزن طہماسپ اور جمشید ون بھی کہتے ہین اور یہہ چارون لفظ
حضرت سلیمان ع پر بولے جاتے ہین صرف اتنا فرق ہے کہ جبکہ جام اور صراحی
وغیرہ کے ہمراہ یہہ لفظ آتا ہے تو مراد اوس سے وہ بادشاہ ہوتا ہے اور جیسا
دیو اور پری اور خاتم کے ہمراہ مذکور ہوتا ہے تو مراد سلیمان ہوتا ہے برہان قاطع
مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ کا ابتدا مین نام جم تھا جم کے معنی مین بادشاہ بزرگ
ایک روز وہ آذربائجان مین گیا اوسدن آفتاب اول نقطہ حمل مین تھا اوسنے
حکم کیا تخت مرصع کسی بلند جگہ پر رکھنا اور تاج مرصع سر پر رکھکر اوس تخت پر
وہ بادشاہ بیٹھا جب آفتاب نکلا تو شعاع آفتاب کی تخت اور تاج پر پڑی نہایت
روشنی ظاہر ہوئی روشنی کو زبان پہلوی مین شید کہتے ہین اسلیے یہہ لفظ
جم پر بڑھا دیا اب اسکے معنے بادشاہ روشن ہوگئے اور اوس روز بڑا جشن کیا
مشرب راہ وطریق رندان مقابل مذہب ۹ **حاتم** نام ایک جوانمرد
کا ہے جو مشہور ہے وہ عبد اللہ بن سعد طائی کا بیٹا تھا **خاتم** انگشتری
یہہ لفظ بفتح تا اور بکسر تا دونون طرح سے آیا ہے پر فصیح بفتح ہے
خاتمداری خدمت محافظت انگشتری بادشاہ کی ہے ۱۰ **قدر انداز**
اوس شخص کو کہتے ہین جو تیر انداز حکمی ہو جکا تیر کبھی خطا نہ کرے اوسکو
قادر انداز اور قادر دست بھی کہا کرتے ہین ۱۱ **الہام** در دل افگندن
و آنچہ در دل افتد از جانب خدا خیر باشد یا شر منجب **سرگوشی** آہستہ

کان مین کہنا سرگوشی کرنے والے کا نہایت برا رتبہ ہے کیونکہ اوسکو بڑا قرب حاصل ہوا۔ **دولت گردش** زمانہ بعادت اور فارسیون نے طفیل کے معنے بہی استعمال کیا ہے مگر بدون باگے اس معنی مین کبہی نہین دیکہا +

۱ شوکتش گر در آمدی بمکان شو	شق شدی چنبر زمین و زمان
۲ ہشت جنت گلی ز بستانش	ہفت دریا نمی ز عمانش
۳ لنگر حلم کرده سنگینش	کوه را کوبس است تمکینش
۴ بر شد از حرف حشمتش دہنم	حبذا شان و شوکت سخنم
۵ در ثنائیش زار جمند بہا	میکند کوتہی بلندی ہا
۶ فخر گردون بجا ست اقبالش	خاک راه است نسبتش عالی است
۷ نہ ہمین شاه کشورش خوانند	در ہمہ چیز سرورش دانند
۸ نہ بجاہش عدیل و نہ بہتر	صد فلاطون ہزار اسکندر

چرخ گردون کدام صبح دماند	که بروئیش وان یکاد نخواند

۹

۱- چنبر بروزن قنبر دایره اور حلقه ۲ ہفت دریا سے مراد سات آسمان ہین یا سات سمندر جو مشہور ہین عُمَّان بضم اول وتشدید میم نام ایک بلدہ کا ہے جو شام مین واقع ہے اور فارسی مین بمعنے دریا کے آتا ہے +

۳ لنگر ایک بھاری لوہا ہوتا ہے جو کشتی ٹھرانے کو باندہتے ہین اس جگہ معنے وقار کے مراد ہین اور لنگر حلم مین اضافت بیانی ہے بعضے نسخون مین کو نشست اور بعضون مین کو لبست لکھا ہے اول کے یہہ معنے ہین نشست حاصل بالمصدر نشستن کا مضاف طرف تمکین کے ہے مطلب یہہ ہوا کہ ممدوح کے تمکین مین جو نشست ہے وہ پہاڑ مین کہان ہے یعنے نہین ہے اور دوسرے نسخہ کے یہہ معنے ہین کہ پہاڑ کو کہدینا چاہیے کہ تمکین ممدوح کی کافی ہے تو اپنی تمکین مت دکھلا +

۴ حرف حشمت سے مراد مدح اور تعریف حشمت کی ہے حبذا افعال مدح سے ایک فعل ہے اصل مین حب فعل ماضی اور ذا اوسکا فاعل ہے اب مرکب ہوکر بجائے ایک کلمہ کے مستعمل ہے اور کبھی ذا سے علیحدہ مستعمل نہین ہوتا +

۵ ارجمند مرکب ہے ارج بمعنے مرتبہ وقدر اور مند کلمہ نسبت سے ارج اصل مین ارز تھا جسکے معنے قیمت کے مشتق ارزیدن سے ہے زای کو جیم سے بدل کرلیا ہے اور زای معجمہ زای ارجمند ہا کے مخفف از

کے ہے جو بمعنے تخصیص کے آتا ہے یعنے اوسکی تعریف مین جو کہ مختص اوسکی ارجمندی سے ہے بلندیان یعنے مبالغہ اور اغراق قاصر ہین +

۶- درمیان جملہ اول یعنے فخر گردون بجاست اور جملہ ثانی یعنے اقبالے است کے ایک کاف تعلیلیہ مقدر کرنا چاہیے یعنے آسمان کو جو اپنی بلندی پر فخر ہے بجا ہے کیونکہ آسمان صاحب اقبال ہے اب دوسرے مصرع کو آسمان کے صاحب اقبال ہونے کی وجہ کہنا چاہیے یعنے آسمان میرے ممدوح کی خاک راہ ہے بہ نسبت آسمان کی عالی ہے پس پھر کو اسطے فخر نہ کرے

۷ درہمہ چیز سے مراد ہے درہمہ فنون و کمالات اور اسرار درمیدانند +

۸ بروئیش اے برروئے شاہ اس شعر مین ایک آیۃ قرانی کا اقتباس ہے وہ یہہ ہے وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِہِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ معنے اسکے یہہ ہین البتہ قریب ہے کہ کافر لوگ اپنی نظرون سے تجکو لغزش دین جبکہ وے قران سنتے ہین تو کہتے ہین کہ البتہ وہ محمدؐ دیوانہ ہے فقط اس آیت کو نظر بد کے دفع کرنے کے واسطے پڑھا کرتے ہین تاکہ کسی کی نظر نہ لگے

چہارم عدالت

کہ بصفت نصفت[۱] بعالم علمش ساختہ + و گوش ستمدیدگان[۲] رابصدائے کوس عدالتش نواختہ[۳] + بہ پیمانہ انصافش دُرد[۴] ہمہ صاف[۵] + و دعوی عادلیت از ہرکہ غیر اوست گزاف[۶]

اگرچه پیش ازین نوشیروان ممتاز باین لقب والا

رتبت بود او سراب واین محیط آن مجاز واین حقیقت[۵]

[۶]نسیمی که از مهب عدل او نوزیده در باغ و بوستان

گلی بر ویش نخندیده[۷] وصبحی که از مشرق انصاف او ندمیده

پرتو صادقیش بآفاق نرسیده[۸] اگر مهتاب نخ کتانی

گسیلد ماه طبانچه خور کلف است[۹] واگر حرف ستم نفس زده کسی گردد

زبان ناطقه در معرض تلف[۱۰] تند سیلی سست گیاهی را از جا نکند که حمله اندیشه

نسخه آزادان

غضبش ابر را از هزار جا مغز نشکند[۱۱] ببازار مکرمتش گوش آزادگان نسخه

در حلقه بیع[۱۲] و سحاب معدلتش کشت بجا صلان در

اجاره ریع[۱۳] در کشور عمل کردهای مذنبان همه

تحسین و آفرین ۳ و بالرزہ ۴ فروشان بازار عریانی

نسخہ
معاملہ دی جملہ فرو ردین ۵ ہمہ نسخہ

۱ نَصَفَت بفتحتین انصاف اور داد عَلَم وہ نام جسکے سبب آدمی مشہور ہو اسیواسطے علم کردن و علم شدن بچیزے بمعنے مشہور کردن اور شدن کے مستعمل ہے فاعل ساختہ کا وہ ضمیر ہے جو راجع ہے طرف عدالت کے -
۲-کوس عدالت سے مراد وہ نقارہ ہے جو کچہری کے دروازہ پر بجاتے ہین تاکہ مستغیث لوگ آواز سنکر عدالت مین آکر انصاف خواہ ہون ۔
۳ یعنے اوسکا انصاف کہوٹ اور غش سے ایسا پاک ہے کہ اگر اوس انصاف کے پیمانہ مین دُرد بہی فرض کرین وہ بہی صاف ہی ہوگا ۴ گزاف بکسر بیہودہ اور بے حساب - ۵ نوشیروان نام ایک بادشاہ مشہور کا ہے جو صفت عدالت مین نامی گزرا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ لفظ مخفف نوشین روان کا ہے جسکے معنے جان شیرین ہے لقب وہ نام ہے جو دلالت مدح یا ذم پر کرے فارسی مین اوسکو بار نامہ کہتے ہین این لقب کا اشارہ طرف لفظ عادل کی ہے جو فقرہ اول مین لفظ عادلیت سے سمجا جاتا ہے سَراب بالفتح زمین شورہ کہ در آفتاب بسے درخشد واز دور بآب ماند محیط احاطہ کنندہ مراد دریاء عظیم جو کہ اطراف عالم کو محیط ہے -
حقیقت استعمال کرنا لفظ کا معنے موضوع لہ مین مجاز استعمال کلمہ کا

غیر موضوع لہ مین مطلب یہہ ہے علاقہ عادلیت کا ممدوح مین اتم اور اکمل ہے اور
نوشیروان مین مجازا ودہ ہوگا - ٦ ھبب جگہہ ہوا جلنے کی ھبب عدل مین یا تو
اضافت بیانی ہے یا وہ جگہہ مراد ہے جہان پر عدل کرتے ہین بر و لیش نخندید
یعنے بد و ملتفت نشدہ کیونکہ بر روے کسے خندیدن یہہ ایک محاورہ ہے اوس
خوشی کے واسطے بولا جاتا ہے جو کوئی شخص کسیکو دیکھکر نہایت خوشی سے
ہنستا اور خوش ہوتا ہے اور وہ خندہ جو بطریق طنز یا ٹھٹھے اور طعنہ کے
ہوتا ہے اوسکے ساتہہ لفظ بر کا استعمال نہین ہوتا چنانچہ عرفی کہتا ہے ؎
مخند اگر بفنون زمانہ دل بستم ٭ نہ بہترم ز سلیمان کہ تکیہ زد بر باد ٭ مطلب اسکا
یہہ ہے کہ اگر نسیم اوسکے ھبب عدل سے نہ چلے تو گل اوسکی اوپر ملتفت نہین
ہوتا اسلئے کہ شاید اوس سے کچہہ ظلم میرے پر پہنچے کیونکہ جو نسیم ممدوح کی
عدالت سے آوے گی اوسمین البتہ کچہہ شایبہ ایذا رسانی کا نہوگا اس فقرہ مین
خندہ نسبت گل کے اور پہر روے نسیم پر نہایت لطف دیتا ہے اہل مذاق پر
پوشیدہ نہین رہیگا ٭ ٧ مشرق الغاف مین بہی وہ ہی دو احتمال مین جیسے
ھبب عدل مین گذرے معنے ظاہر ہین - ۸ مہتاب روشنی ماہ کی جسے چاندنی
کہتے ہین مجازا مراد ماہ ہوتا ہے نخ تار ریشم کا یاے تحتانی آخر کتان مین
تنکیری ہے طپانچہ اصل مین توانچہ تہا کیونکہ توان کے معنے قدرت اور قوت
کے ہین اور واو کو کبہی میم سے اور کبہی با فارسی سے بدل لیا کرتے ہین جیسے
طپیدن وغیرہ اور چونکہ چہ تصغیر کی ہے اسسے معلوم ہوتا ہے کہ طمانچہ وہ
صدمہ ہے جو سہل طاقت سے کسیکے مارین مگر اب عموما ہاتہہ سے مارنے کے

معنے مین مستعمل ہو گیا ہے خواہ زور سے ہو خواہ کم زور سے طپانچہ خور کلف
مین دو احتمال ہین ایک یہہ کہ طپانچہ زدن کا فاعل کلف ہو اس صورت مین ذکر کلف کا
استعارہ بالکنایہ ہے اور طپانچہ کا ذکر تخئیل ہے یا یہہ کہو کہ اضافت طپانچہ کی طرف
کلف کے اضافت بیانی ہے یعنے وہ کلف نہین ہے بلکہ طپانچہ ہے پہر مجاز ہوگا
کیونکہ کلف طپانچہ نہین ہوسکتا بلکہ وہ نیل جو طپانچہ سے پڑتا ہے وہ اثر طپانچہ کا
ہوتا ہے ۹ حرف ستم مین اضافت بیانی ہے زدن درینجا نقش زدن
کے معنے لوٹ اور غارت کے ہے جیسا کہ قافلہ زدن و نقد زدن اور مراد غارت
کردن نقش حرف سے تلفظ کرنا حرف کا ہے زبان ناطقہ قوت ناطقہ تلف
ہلاک اور نیست ہونا +

۱۰ اسپیل رو یا تنکیر کی ہے اور گیا ہے مین ہی تنکیر کی یا ہے تند و سست
دو لفظ صفتین ہین جو اپنے موصوفون پر مقدم ہین اور نکنند و نشکنند دونو فعل منفی
ہین جو فایدہ اثبات کا کرتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اگر سیل تند سے ایسی حرکت
وقوع مین آوے کہ ایک سست گہاس کو کسی جگہ سے اوکہیڑ ڈالے ابر کے دماغ
مین اوسیوقت خیال ممدوح کے غضب کا آوے اور اس اندیشہ کے حملہ سے
ہزار جا سے ابر کا مغز پارہ پارہ ہو جاوے +

۱۱ حلقہ بیع حلقہ غلامی حاصل یہہ ہے کہ اوسکی مکرمت نے ازادون کو اپنا
غلام بنا رکہا ہے - ۱۲ رَیع بفتح را آمدنی کہیتی کی - ۱۳ کشور عمل مین
اضافت بیانی ہے - عمل کے معنے حکومت کے ہین یا کشور عمل سے مراد وہ کشور ہے
جو ماتحت حکومت بادشاہ کے ہو +

۱۴ لرزه فروشان لرزه کنندگان دی اوس مہینو کو کہتے ہین جبمین آفتاب درمیان جدی کے ہوتا ہے اور وہ شروع جاڑے کا ہوتا ہے یہہ دسوان مہینا سال شمسی کا ہے فروردین نام اول مہینے سال شمسی کا ہے جبکہ آفتاب برج حمل مین ہوتا ہے یہہ شروع بہار کا ہے پس دی مین کپڑے بہت خرید کرتے ہین کیونکہ جاڑا ہوتا ہے اور فروردین مین جاڑے کے کپڑے اوتار ڈالتے ہین بسبب شروع موسم گرما کے مطلب یہہ ہوا کہ چونکہ ممدوح اون لوگون کو جو بسبب عریانی کے کانپتے ہین کثرت سے کپڑے عطا فرماتا ہی اسلئے معاملہ ماہ دی کا بالکل معاملہ ماہ فروردین کا ہوگیا ہے یعنے بسبب افراط دثار اور کپڑون کے اونکے بدن مین اسقدر گرمی ہوگئی ہے کہ اونکو کپڑے پہینک دینے کی حاجت پڑی ہے ٭

۱	غلغل کوس عدل از باشش	می عشرت مدام در جاشش
۲	دین قوی پنجہ زو بیازو عدل	عدل ز انصاف او ترازو دی عدل
۳	باد را بی کنند در گلزار	گر خورد صدمہ برگ گل از خار
۴	ور ز خاری خلید نی زدہ سر	گرد راہ گیہ نیز نامیہ سر
۵	ور بہ نخلی دو چار گشتہ خزان	گر دہ رم چون حرارت از ابان

٦ شمشیر در مہر برہ لیسیدن گرگ در خونِ خویش خسپیدن

٧ عقل را اسیر گاہ ایوانش عدل را عہد گاہ دیوانش

٨ روش عدل و طرز داد این است ہمہ شاگرد و او ستاد این است

٩ بارِ ناموس خلق بر گردن وہ چہ زیبا است کارِ حق کردن

١- غلغل اور غلغلہ لغوی معنے اسکے شور مچانا بلبلون کا حالت مستی مین ہے اور مجازی معنے آواز اور شور بلند می عشرت وہ شراب جو عیش و عشرت کے واسطے پیتے ہین مُدام بمعنے ہمیشہ اور چونکہ مدام کے معنے شراب کے ہبی ہین اسلئے یہہ صنعت ایہام ہو گئی +

٢ بازو کے معنے بانہہ کے ہین جو کندہے سے لیکر کہنے تک ہوتی ہے اور اس لفظ کے معنے قوت اور استعداد کے ہبی آئے ہین جیسا کہ صفائی کہتا ہے

اے دل باین قرار مزن لاف عاشقی + بازوے یک نگاہ نداری شکیب تو +

پس بازوے عدل کے معنے قوتِ عدل کے ہین عدل انصاف داد اور داد دہندہ کے ہبی ہین نہ واصل مین از او ہے اور از کے معنے اسجگہ سبب کے ہین اول لفظ عدل کا دوسرے مصرعہ مین اگر بمعنے انصاف کے لو تو وہ مبتدا ہے اور ترازوے عدل بمعنے ترازوے عادل اوس مبتدا کی خبر ہے اور اگر دوسرے

معنی مین اوسکو پڑہو تو وہ خبر مقدم ہے اور ترازوے عدل باضافت بیانی اوسکی مبتدا ہوگی +

۳ پی کردن پیرون کی ایڑیان کاٹ ڈالنے کو کہتے ہین تاکہ چلنے پہرنے سے رک جاوے جیساکہ سعدی کہتا ہے ؎

اگر طالبی کین زمین طے کنی + نخست اسپ باز آمدن پے کنی + صدمہ تکلیف پہنچانا صدمہ خوردن بمعنے متاثر شدن از صدمہ کے ہے جیساکہ شکست خوردن اور غم خوردن مستعمل ہین + .

۴ - سر زدن ظہور کردن اور خلیدنی مین یار تنکیر کی ہے نامیہ وہ قوت ہے جسکے سبب اجسام مین بالیدگی اور بڑہنا ہوتا ہے سر کردن شروع کردن اور سپردن راہ کے ہے یعنے اگر کسی خار چبہ جاتا خواہ تہوڑا ہو خواہ بہت ظاہر ہو جاوے تو قوت نامیہ بسبب خوف اس بادشاہ عادل کے بہاگنا شروع کرتی ہے بسبب اس خوف کے کہ معاینہ نہو جاوے کیونکہ جبتک کانٹا بڑہتا نہین وہ پیر مین چبہ نہین سکتا +

۵ دوچار گشتن مقابل ہونا آبان اوس مہینے کو کہتے ہین جسمین آفتاب درمیان برج عقرب کے ہوتا ہے وہ آٹہوان مہینا سال شمسی کا ہے اوسکو ہندی مین اگہن کہتے ہین اس مہینے مین سردی بہت ہوتی ہے اور بیت جہڑ بہی ہوتی ہے - مطلب یہہ ہے کہ جطرح حرارت ماہ آبان سے گریزان رہتی ہے اسی طرح پر خزان بہی ممدوح کی سیاست کے خوف سے بجرد دوچار ہونے کے درختون سے بہاگتی رہتی ہے +

۷ برہ گوسپند خیمیدن تر ہونا

۸ - ہمہ شاگرد در عدل کردن اوستاد اور استاد دونون درست ہین جیسے افتاد اور اوفتاد +

۹ وہ کلمہ تحسین کا ہے بروقت خوشی اور جوش فرحت کے کہتے ہین -
حق - اگر بمعنے خدا کے لو تو کار حق کے معنے اوس کار کے ہوئے جو واسطے خدا کے کرتے ہین اگر حق ضد باطل کی کہو تو کار موصوف اور حق صفت ہوگا اور مطلب اوسنے دونون صورت مین بار ناموس خلق برگردن گرفتن ہوگا +

پنجم شجاعت

۱ بحدیث نیروے بازویش حکایت سرپنجہ شیرژیان در کام وزبان مردم شکستہ + ۲ وبہ نائرہ صفت رزمش گوش از استماع داستان ہفت خوان رستم سیر گشتہ + ۳ بباز وے توانا دم تیغش برتارک گردون شگاف انداز + ۴ وبشست صاف نوک پیکانش در پشت قاف

تاف ساز ۵ تیغش اگر در خواب بر عدو شبخون برد
عجب که در بیداری سر ازان ورطه بیرون برد

۶ انداز کمند شیربندش از کمندِ طرّه سلسله مویان تاب برده
۷ و دشنه تشنه بخون اعدالش با تیغ غمزه خوبان در یک
کارخانه آب خورده ۸ زخمهائے کاری به یلارک عاشق
تارک بودیعت سپرده ۹ و در تقسیم غنایم تهوّر و جرات
غنیمان را غنیمت شمرده

۱ نیرو بروزن نیکو بمعنے قوت و طاقت سرپنجہ ہاتہ کا پنجہ اور آدمی کی
قوت اور زبردست کام و زبان سے مراد تعریف کرنے والون کی زبان
اور تالو مین حکایت شکستن در کام و زبان بمعنے بر نیامدن آن از کلام زبان
۲ مائده خوان آراسته صفت بیان کرنا حال وغیره کا صفات جمع ہے
گوش سے مراد مخاطب کا گوش ہے ہفتخوان دو گہاٹیان ہین ایک تو

وہ ہے جبکہ کیکاؤس مازندران مین قید ہوگیا تہا اور رستم اوسکے چہڑانے
کے واسطے گیا اور راہ مین کئی جگہ پر دیوون اور جادوون سے لڑا اور سات روز
مین درمیان مازندران کے پہنچکر کیکاؤس کو خلصی دی اسکو ہفت خوان
عجم بہی بولتے ہین اور ہفت خوان کہنے کی یہہ وجہ ہے کہ سات روز مین رستم
ہر ایک روز لڑتا اور فتح پاتا اور اوسکے شکرانہ ضیافت اور مہمانی کرتا ہوا گیا
تہا اسلئے یہہ نام رکہا گیا - دوسری گہاٹی ایک اور ہے اوسکو ہی ہفت خوان
کہتے ہین وہ ادنیہ دژ کے قلعہ کی فتح کی ہے اوسکا قصہ یہہ ہے کہ ارجاسب
بادشاہ توران نے اسفندیار کی بہنون کو قلعہ ادنیہ دژ مین قید کر لی ہتین اور
اسفندیار اون ایام مین اپنے باپ کی قید مین تہا جب وہ قید سے چہٹا اوسیوقت
ہفتخوان کی گہاٹی سے جاکر اور سب مصایب راہ کی رفع کرکے اپنی ہمشیرون کو چہڑا
بعضے یہہ کہتے ہین یہہ دونو گہاٹیان الگ الگ نہین ہین بلکہ ایک ہی ہین غرضیکہ
یہہ سات منزلین درمیان توران اور ایران کے ہین اس راہ مین بجز رستم اور
اور اسفندیار کے اور کوئی نہین گیا ہے سیر بیزار اور بمعنے پری کا شکم کی
صنعت ایہام ہے *

۳ ببازوے توانا با واسطے استعانت کے ہے ہم شست بوزن
دست انگشت نرہگیر جسکو عربی مین ابہام اور ہندی مین انگوٹہا کہتے ہین مراد جسکے
شست صاف سے مراد وہ ہے کہ جس چٹکی سے تیر صاف برآمد ہو اور
ٹہیک نشان پر لگے ناف اسجگہ اسکے معنے سوراخ کے ہین ٥ نہیب بکسر اول
بروزن فریب بمعنے خوف اور ترس کے ہے شبخون وقت شب کے جو

بے خبر دشمن پر دہاوا کرتے ہین اصل مین خون شب تہا اور اگر اضافت سے شب خون کہین تو یہہ معنے ہین کہ وہ رات جسمین خون کرین - مطلب دشمن اگر خواب مین ممدوح کے خوف سے متاثر ہو جاوے تو بعد بیداری کے بہی اوس اثر سے نہین بچ سکتا حالانکہ خواب کا اثر بعد بیداری کے نہین رہتا پہ یہان برعکس ہے +

۶ انداز قصد ارادہ اور مجازاً بمعنے طرز اور اطوار معشوقانہ وغیرہ کے بہی آیا ہے چنانچہ کہتے ہین از انداز او معلوم میشود کہ عاقل است اور یہی معنی اس جگہ مراد ہین تاب طاقت و تاب بردن بمعنے بیتاب کردن کے ہے یعنے ممدوح کی کمند خوشتیر بند ہے وہ ایک ایسا انداز اور ایسی ادا رکہتی ہے کہ اوسنے طرہ معشوقان کے کمند کو بہی بیتاب کر دیا ہے یا یون کہو کہ تاب بردن بمعنے پیچ و تاب حاصل کردن کے ہے اس صورت مین اس فقرہ کے یہہ معنے ہون گے کہ اوس کی کمند انداز جو پیچ و تاب رکہتا ہے یہہ پیچ و تاب معشوق کی زلف کے کمند سے اوسنے حاصل کیا ہے پس اب بہت ہی دشمنون کو اسیر اور قیدی کرے گا +

۷ دشنہ بفتح بوزن تشنہ خنجر کو کہتے ہین تشنہ بخون اعدا اسکی صفت دشنہ کی ہے اور شین ضمیر کا ہے غمزہ آنکہ اور ابرو سے اشارہ کرنا کارخانہ و کارگاہ مترادف ہین خوردن اس جگہ بمعنے قبضہ و تصرف کردن کے ہے پس آب خوردن بمعنے آب گرفتن کے ہے +

۸ کاری تاثیر کنندہ اور وہ چیز جو حد کمال کو پہنچی ہو جیسے تیر کاری اور زخم کاری آدم کاری زخم کاری وہ زخم ہے جسکا شگاف بہت عمیق واقع ہوا ہو بلارک اور بلالک تلوار تارک کلہ سر اور مغز اور مانگ سر کی اور خود وغیرہ عاشق تارک صفت ہے یعنے وہ تلوار جو سر کی عاشق ہے جو ہمیشہ سر پر یا خود دشمنون پر پڑتی رہتی ہے وزخمہائے کاری بودیعت سپردن بہ تیغ اسکے معنے یہہ ہین کہ زخم کاری وہ تلوار ممدوح ہی کے ہاتھہ سے ڈالتی ہے گویا کہ وہ زخم کاری اوس تلوار مین اماناً ممدوح نے رکھہ چھوڑے کہ سوا اوسکے ہاتھہ کے اور کے ہاتھہ سے وہ زخم کاری تلوار نہین دیتی تاکہ امانت مین خیانت نہو جاوے - سپردہ کا فاعل ممدوح ہے +

۹ - غنایم جمع ہے غنیمت کی مال لوٹ کا دستور ہے بعد جنگ کے جو مال دشمنون کا ہاتھہ آتا ہے وہ سپاہ منصور پر تقسیم کردیا کرتے ہین مصنف کہتا ہے کہ بروقت تقسیم مال غنیمت کے ممدوح دشمنون کے تہور اور جرائت کو لوٹ لاکر اپنے لشکر کے لوگون پر تقسیم کردیا کرتا ہے غنیمت شمردن یعنے مال لوٹ کا تصور کرلیا ہے +

۱	آورد درو غاز کاسہ سر	لبر انگشت چشم شیر بدر
۲	ظفر از تیغ اوست قصہ طراز	نیست بر دین زبان کفر دراز
۳	زخم ریزد چو خنجرش برہم	اجل از دست افگند مرہم

۴ چون بزه کرد آشنا سوفار	شبه سفته است در دل شب تار
۵ از کمانش نجسته تیر خطا	قبضه از دست او گرفته قضا
۶ تا ظفر نامه ها کنند رقم	چه قلمهای دست گشته قلم
۷ آرزوهای خصم گشته بهین	هیچکس تیغ کین نرانده چنین
۸ می چکاند به بزم رزم مدام	ساغرش زهره خنجرش بهرام
۹ بیشهٔ رزم باغ و بستانش	مهر شیر غذای خفتانش

۱ اوغا با نفع جنگ - لڑائی ممدوح کی شجاعت کا بیان کرتا ہے +

۲ ظفر فتح قصہ طراز فسانہ گو یعنے ممدوح کی تیغ چونکہ ہمیشہ مظفر اور منصور رہتی ہے تو بسبب کثیر ہونے فتح کے ظفر ہر دم اوس تیغ کا ذکر کرتی رہتی ہے یا ایسی مداح اوسکی تیغ کی ہو گئی ہے کہ اوسکا قصہ سناتی رہتی ہے اور چونکہ وہ فتح اعداء دین پر بہت کرتا ہے اسلئے دین اسلام پر کفر کے اب زبان درازی ہو نہیں باقی +

۳ زخم ریختن زخم کرنا مجازی معنے ہین از دست افگند اے

چارہ گر بفگند و مہلت مرہم نہادن ندہد +

۴ آشنا کردن زہ بسوفار مراد اسے تیر مارنا ہے شبہ بفتحتین ایک پتہری نہایت سیاہ اوسکو شبرنگ بہی کہتے ہین اس لفظ کو با خفا ہا پڑہتے ہین صرف بار موا حدہ کا فتح پڑہا جاتا ہے اور ہے ظاہر نہین کرتے ہندی مین اوسکو پوتہر کہتے ہین دل شب تار دل کے معنے نصف سفتن پرونا پس اندہیری رات مین اور خصوصاً آدہی رات کو جبکہ تاریکی بکثرت ہوتی ہے پونہہ کو تیر سے پرونا گویا نہایت درجہ کے قادر اندازی ممدوح کی ہے

۵ خطا ناراست ناصواب تیر خطا یعنے وہ تیر جو نشانہ پر نہ لگے بلکہ خطا کرے قبضہ بفتح کف دست قبضہ از دست گرفتن مراد اس سے شاگرد ہونا ہے مراد یہہ ہے کہ ممدوح کے ہاتہہ سے کبہی تیر خطا نہین ہوا ہمیشہ نشانہ ہی پر لگا ہے یہہ حال دیکہکر قضا نے بہی اوسکی شاگردی اختیار کرلی ہے اور اوس سے کمان کا قبضہ پکڑنا سیکہہ گئی ہے +

۶ قلم شدن و قلم گشتن بریدہ شدن قلمہای دست مین اضافت بیانی ہے جمع بمعنے کثرت کے ہے حاصل معنے یہہ ہین کہ دشمنون کے ہاتہہ جو بجائے قلم کے ہین اس ممدوح کے ظفر نامہ کے لکہنے کے واسطے کٹ گئی ہین کیونکہ قلم کو جو قلم کرتے ہین تو مراد اوس سے یہہ ہوتی ہے کہ کچہہ لکہین پس نہایت کثرت سے دشمنون کے ہاتہہ ممدوح کا فتح نامہ لکہنے کو قلم ہوئے ہین اس صنعت کا نام حسن التعلیل ہے +

۷ - آرزوہای خصم مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول اول ہوا

ور گشتہ مفعول ثانی ہوا فعل ۔ بین کا اور ۔ بین افعال قلوب سے ہے اسکے
معنے ہین معلوم کر اور مصرع دوسرا مقولہ مصنف کا ہے یعنے اسلح کی تلوار
کسی نے آج تک نہ چلائی ہوگی دشمن تو کیا بلکہ دشمنون کی آرزون کو بھی
اسس ممدوح نے مار ڈالا ہے +

۸ ۔ میچکاند الخ اطلاق چکانیدن کا زہرہ اور بہرام پر بطریق استعارہ کے ہے
کیونکہ وقت می نوشی کے قطرہ شراب کا ساغر سے اور قطرہ خون کا خنجر سے
بوقت جنگ ٹپکتا ہے ۔ اسس شعر مین تین صنعتین مصنف نے جمع کی ہین ۔ جمع تقسیم
تفریق کیونکہ ساغر اور خنجر کا حکم چکانیدن مین داخل کرنا صنعت جمع ہے بعد ازان
ذکر کرنا منسوبات ساغر اور خنجر کا کہ زہرہ اور بہرام ہے یہہ صنعت تقسیم ہے اور
ذکر بزم اور رزم کا صنعت تفریق ہے +

۹ ۔ بیشہ ۔ جنگل شیر کے رہنے کا بعضے اسکو بیشہ پڑہتے ہین وے غلطی کرتے
ہین شیر خدا سے مراد حضرت علی رض ہین خفتان ایک قسم کا جامہ ہے جو جنگ
مین پہنتے ہین جسکو قزاگند کہتے ہین +

ششم سخاوت

کہ کشادگی کفش تنگی در جہان نگذاشتہ اِلّا در دل

بدان و دہانِ خوبان + پر دلے کہ از روئے عبہا

برکشیده بر چشم بدبینان بسته + و قفلهاے که از در

گنجینها بر داشته بر دهان سخن چینان گذاشته +

[۴] هیچکس از والا همتان تشریف خطاے چنان ندوخته

که دستے بآن دراز شود + و هیچکدام از مایده گستران

دیگ سخاے چنان نه پخته که حرف گیری خامی زبان زد

طعنه نگردد + [۶] طمع از وارستگان پاس هنگام سوال + پاس

فلک از ماه و خور نواله خور خوان نوال + کوتاه دستان

بلند سودا انچه شب خواب بینند صبح از باغ تعبیرش گل مراد چینند

به [۹] نسیم همتش گلهاے نشگفته از شاخ میروید تا غنچه بر خردهٔ

خود مشت نیفشارد + و در تیرباران فاقه زرلب بیری برند

تا از گرانی عطا شاہین میزان صورت لا بر نیارد [11] + آرزوہا

ہمہ در بر کشیدہ حصول + [12] براتہائے ہمہ سلم خریدہ وصول +

[13] جوہری سحاب عرق عرق گوہر ریز لنیش + [14] واکسیری

آفتاب گرم تلاش زر بخشیش [15] + اگر دریاست بخاک نشاندہ اوست

واگر کان است آب رساندہ او +

۱ کشادگی کف سے مراد ہے جود۔بخشش. تنگی سے مراد مفلسی اس فقرہ مین کشادگی۔تنگی مین صنعت ایہام تضاد اور بدان اور خوبان مین صنعت تضاد ہے +

۲ یعنے زمانہ سابق مین عیبون پر پردے پڑے ہوئے تہے لوگ اون عیبون کو ہنر سمجہتے تہے ممدوح نے وے پردے اوٹہا دیئے اب سبکو معلوم ہو گیا کہ یہہ عیب تہے مگر ساتہہ ہی اسکے یہہ کہا کہ وے پردے عیبون پرسے اوٹہا کر ممدوح نے بد بین لوگون کی آنکہون پر ڈال دیئے کیونکہ اگر ممدوح اون عیبون کو رائج رکہتا تو بد بین لوگ اوسپر عیب لگاتے اگر کوئی کہے کہ اس فقرہ کو سخاوت سے کیا علاقہ ہے اوسکا یہہ جواب ہے کہ اس مصنف کا یہہ

جب کسی مطلب خاص کی تعریف کیا کرتا ہے تو ایک یا دو فقرے اور کسی وصف کے
بہی لکھہ دیا کرتا ہے +

۳ قفل بر دہان کسی گذاشتن اسسے مراد ہے چپکا کرنا -

۴ + ۵ یہہ دو فقرے الحاقی معلوم ہوتے ہین مصنف کے نہین ہین کیونکہ اکثر
نسخون مین نہین پائے گئے تشریف خلعت

۶- پاس بپار تحتانی ناامیدی ہنگام سوال ظرف ہے یعنے ممدوح چونکہ
نہایت عطا اور بخشش کرتا رہتا ہے اسلئے طمع بہی ناامیدی سے وارستہ ہوگئی ہے
اوسکو بہی امید ہے کہ جو مانگون گے فوراً آوے گا- بعض نسخون مین پاس
بپار فارسی لکہا ہے یہہ نسخہ بہت اچہا ہے اسمین زیادہ لطف ہے کیونکہ پاس ہنگام
عبارت ہے احتیاط وقت اور تلاش موقع سے اب یہہ معنے ہوگئے کہ چونکہ ممدوح کی
مزاج پر عطا اور بخشش کرنا کسی وقت ناگوار نہین ہے تو طمع کو اب یہہ ضرورت نہین
رہی ہے کہ موقع اور وقت سوال کرنے کے لئے سوچتی رہے بلکہ اس فکر سے وارستہ
ہوگئی ہے اور جب چاہتی ہے اوسیوقت سوال کر بیٹہتی ہے +

۷- یہہ فقرہ کچہہ خوبی اور لطف نہین رکہتا ایسے استاد سے بعید ہے کہ ایسا رکیک
مضمون لکہے +

۸- سودا ایک خلط ہے چار خلطون سے جسکے سبب جنون اور خبط ہوتا ہے مگر فارسی
لوگ جنون کو بہی سودا بولتے ہین بلند سودا وہ شخص جو خیالات دور دراز اس
عالم سے رکہتا ہو صباح در صباح تعبیر خواب کا بیان سنکر اوس مطلب کی خبر دینا اور
سخاوت جو کسی کے خواب کی خبر دی وہ سوا عطا کی اور کچہہ نہین ہوسکتا +

۹ ہمت قصد و آہنگ اور مجازاً مردی اور مروت **خردہ** بمعنے نکتہ جیسے خوردہ دان
اور خوردہ گیر اور بمعنے ریزہ اور مجازاً عیب مگر متن مین مراد بمعنے زرگل کے ہے اور زرگل
اوس ریزہ کو کہتے ہین جو پہول مین ہوتا ہے **افشاردن وافشردن**
نچوڑنا **ومشت افشاردن بر زر** اسکے معنے ہین زر کو مشت مین بند کرلینا
یہہ کمال بخل سے ہے +

۱۰ **تیر باران و تیر بارش** کمان سے بہت تیرون کا سر ہونا مجازاً بمعنے
کثرت کے ہے اور حوادث فلکی کے معنی بہی آیا ہے اور تیر باران ساون کے مہینے
کو بہی کہتے ہین **زر بسبر بردن و دادن و کشیدن** بمعنے بے تعداد
اور بے وزن لیجانا یا دینا یا کہینچنا **عطا** دینا بخشنا۔ بخشش۔ دہش مگر اس
جگہ متن مین بمعنے اوس چیز کے ہے جو بخشی گئی ہو اسیواسطے گرانی اوسکی طرف
مضاف ہوئی ہے **شاہین ترازو** بمعنے زبانہ ترازو ترازو کی چوٹی جو ڈنڈی
کے بیچون بیچ بندہی ہوتی ہے اور بروقت تولنے یا وزن کرنے کے اوسکو
پکڑ کر تولتے ہین اور شاہین بدون ترازو کے لفظ کے بہی اسی معنی مین مستعمل
ہے **صورت لا برداشتن** کے دو وجہ ہوسکتی ہے ایک تو یہہ شاہین دہاگے
کا بنا ہوا ہو ہندوستان مین ایسا ہی ہوتا ہے پہر جبکہ اوسمین ایک طرف
وزن بہاری اور ایک طرف وزن ہلکا ہوگا تو بہاری پلہ جہکنے کے سبب دونون
ودربان کہل کر شکل لا کے بن جاتی ہین دوم یہہ کہ لوہے کے ترازو اور کانٹے
مین بہی ایک سوئی ہوتی ہے بروقت گرانی پلہ کے درمیان شاہین کے ایک طرف
حایل ہو کر شکل لا ظاہر کرتی ہے - مطلب یہہ ہے کہ بوقت تنگدستی کے لوگون کو

بے تعداد اور بدون تولنے کے ممدوح میرا زر کثیر دیتا ہے کسواسطے کہ اگر
تول کر دے تو بسبب کثرت جود جو وہ دیگا وہ بہت گران ہوگا پس
بسبب گرانی کے ترازو کا پلہ ایک طرف جھک جایگا اور ترازو کی سوئی نکل لا
کے بنا دے گی اور لا کے معنے عربی مین نہین کے ہین یہہ لفظ منافی ہے
سخاوت کا اسواسطے بدون تولنے کے بے وزن زر بخشتا رہتا ہے +
۱۱ لفظ ہمہ تاکیدی آرزوہا کی۔ فاعل کشیدن کا اگر حصول ہے تو آرزوہا
مفعول ہوگا اگر آرزوہا کو فاعل کہو تو لفظ حصول اوسکا مفعول ہے اول صورت مین
یہہ معنی ہین کہ حصول نے تمام آرزوون کو اپنی بغل مین کھینچ لیا ہے۔ دوسری صورت مین یون
کہو کہ تمام آرزوون نے حصول کو اپنی بغل مین کھینچ لیا ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے +
۱۲ - برات اوس کاغذ کو کہتے ہین جسکے ذریعہ خزانہ سے روپیہ وصول ہوتا ہے
اور مجازاً تنخواہ کے معنے مین بھی آتا ہے سلم قیمت کسی چیز کی پہلے دیدینا اور وہ
چیز بعد ایک مدت کے لینے یعنے براہتا را وصول بسلم خریدہ است بعضے نسخون مین
سلم خریدہ بدون بار موحدہ کے یہہ ترکیب اضافی مقلوب ہے یعنے ای چیزے
کہ آنرا سلم خریدہ کردہ اور خریدارے کی نسبت سلم کی طرف مجازی ہے۔ حاصل
اس فقرہ کا یہہ ہے کہ جن بلون یا ہنڈویون یا تنخواہ کے کاغذون کے دام
ابتک وصول نہین ہوئے ہین بسبب اسکے کہ یقین کلی ہے کہ وصول ہون گی
گویا وے معرض وصول ہی مین ہین یا یون کہو کہ وے برات کے کاغذ جو ابتک
لکھے نہین گئے ہین وصول نے وے سب اپنے کرلئے ہین جب لکھی گئی تو بیشک
وصول ہی ہون گے +

۱۳-۱۴ یہہ دو فقرے بہی اکثر نسخون مین نہین ہین کسی مین ہین اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ الحاقی ہین مصنف کے نہین ہین **سحاب** ابر عرق عرق **گوہر ریزیش** بسبب ندامت کے ہے +

۱۵ **بخاک نشاندن** خوار اور ذلیل کرنا است اگر تامہ ہے تو احتیاج خبر کی نہین ہے اگر ناقصہ ہے تو موجود وغیرہ محذوف ماننا ہوگا +

۱۶ **آب بر ساندن** بمعنے خراب کردن خانہ و بنا فقط

۱ چون قضا دفتر وجود نوشت — بر کفِ او براتِ جود نوشت

۲ کف او قلزم است وجود سحاب — کشت امید عالمی سیراب

۳ لا فد از پیشش از بری دریا — پوچ گردد درش حباب آسا

۴ وعدہ او شہ وفا ببہش — انتظاری نگشتہ تکیہ گہش

۵ ماہ در زیر سکہ شاہی — در درم غرق کیسہ ماہی

۶ ہمہ سعی آفتاب اکسیری — پیش جودش ہنوز تقصیری

۷ سایلان بر سوال لب نہ نہند — دو جہان را بیک طلب بدہند

٨ کمترین بذل ملک و شہر و دہ است	نقد صد گنج صرف یک بدہ است
٩ کار افتادہ ابر نیسان را	دیدہ آن دست گوہر افشانرا

۱ یعنے جبکہ حکم خدا نے تمام دنیا کو پیدا کیا تو تنخواہ جود کی ممدوح کے ہاتہہ پر لکھدی یہی جود کو اوسکا نوکر بنایا - یا یون کہو کہ تمام بخشش اور جود خداتعالے نے ممدوح کے ہاتہہ مین سپرد کردی پہر جس آدمی کو چاہا کہ اسکو ہی سخی بناوین اور اوسکو بہی کچہہ حصہ جود کا عطا کرین یہہ تقسیم ممدوح کے ہاتہہ مین رکہی کہ موافق استعداد لیاقت کے اونکو جود بخشے ۔

۲ یعنے جود مثل ابر کے ہے اور ہتیلی ہاتہہ ممدوح کی حکم دریا کا رکہتی ہے اور یہہ دستور ہے کہ دریا سے بخارات اوٹہہ کر بارش ہوا کرتی ہے پس جود ممدوح کے کف مدد سے تمام عالم کو انتفاع بخشتا ہے - دوسرے مصرعہ کے آخر مین کلمہ است مقدر ہے یا کلمہ باد اول صورت مین وہ جملہ خبریہ ہوگا دوم صورت مین جملہ انشائیہ

۳ - اس شعر مین بڑا جہگڑا لفظ پوچ پر ہے مشہور معنے یہہ ہین کہ اگر دریا ممدوح کے سامنے اسبات کی شیخی کرے کہ مجمین بہت موتی بہرے ہوے ہین تو ممدوح اوسکی شیخی توڑنے کے واسطے اسقدر بخشش کرے کہ دریا کے موتیون کی کچہہ قدر لوگون کے دل مین نرہے بلکہ مثل حباب دریا کے موتی مارے مارے پہرین ہر ایک آدمی اونکو پوچ اور ناچیز سمجہے - بعضے شارحین لکہتے ہین کہ پوچ کے معنے ہین چیز بے مغز جیسے جوز پوچ یعنے جوز بے مغز اور مجازاً خالی شے کو کہتے ہین اور غالباً اس مقام مین پوچ گشتن بمعنے از خود

گر دیدن واز خویش رفتن کے ہے تو اب یہہ معنی ہوے کہ اگر دریا ممدوح کے سامنے
اپنی بڑی کے باعث فخر کرے تو ممدوح بسبب کثرت جود و عطا کے دریا مین کوئی
موتی نہ چھوڑے بس دریا موتیون سے خالی ہو جاوے گا معنے اول جو مشہور ہین
میرے نزدیک وہ اچھے ہین +

۴ وعدہ عہد و پیمان یہہ لفظ مقام خیر اور بہلائی مین بولا جاتا ہے جیسا کہ وعید
مقام شر اور بدی مین - وفا پورا کرنا مند ہے غدر کی انتظاری اگر اس یاء
تحتانی کو مجہول پڑہین تو وہ تنکیر کے واسطے ہے فایدہ تعمیم مراتب انتظار کا بخشتی
ہے یعنے خواہ انتظار قلیل ہو خواہ کثیر اور اگر یاء معروف پڑہین تو اوسکو یاء
زاید کہین گے فارسی لوگ اکثر مصادر عربی کے آخر مین یاء زاید لگا دیا کرتے ہین
جیسے حضوری - خلاصی - سلامتی - وغیرہ اگرچہ بعضے عالم اسطرح کی یاء کو زاید
کرنا غلط سمجھتے ہین جیسے میر نور اللہ نے گلستان کی شرح مین لکھا ہے بہر تقدیر
بسبب اسکے کہ غلط عام ہے جایز رکھا گیا ہے کیونکہ غلط عوام نہین ہے جسے احتراز
کیا جاوے تکیہ گاہ اور تکیہ جا مسند ضمیر شین مصرع ثانی مین راجع ہے طرف
وعدہ کے جسکو پناہ قرار دیا ہے +

۵ - ماہ اور ماہی مین صنعت مقابلہ اسواسطے ہے کہ ماہ آسمان پر اور ماہی زمین پر ہے
اور تجنیس بھی ہے جس ماہی کے جسم پر داغ مثل درم کے ہوتے ہین اوسکو
ماہی فلوسدار اور ماہی آبی کہتے ہین - یہہ ماہی سے مراد وہ پوست ہے
جسپر کہ فلوس ہوتے ہین اور فلس ماہی کو درم بہی کہتے ہین در زیب سکہ بودن ماہ
اسمقام سخاوت مین چاہتا ہے کہ اوسکا رواج ہو جیسا جیسے درہم واسطے

عطا اور بخشش کی لوگون کو دیے جاتے ہین اور سکہ شاہی باعتبار داغ کے کہا ہے جو چاندمین ہین +

۶ اکسیری اکسیر بنانے والا۔ کیمیاگر۔ تقصیرے صاحب تقصیر یعنے باوجودیکہ کہ آفتاب کیمیاگر ہے کہ اوسکی تاثیر سے معدنیات مین سونا اور چاندی پیدا ہوتا ہے مگر بادشاہ اسقدر سونا اور چاندی بخشتا ہے کہ اوسکی جود کے مقابل گویا وہ تقصیری ہے کیونکہ جسقدر وہ بخشنا چاہتا ہے اسقدر وہ پیدا نہین کر سکتا +

۷۔ فاعل بدہند کا یا تو ممدوح بلحاظ تعظیم کے ہے یا مراد خدام اور نوکر چاکر بادشاہ کے ہین +

۸۔ بذل دادن و بخشیدن۔ بدہ امر ہے دادن کا یعنے ملک یا شہر یا گانون بخشدیا ممدوح کے سامنے ایک ادنی سی شی ہے کیونکہ جو قت کسی سایل نے وہان آکر لفظ بدہ کہا تو اوسکو سو خزانے دیدیئے ہین۔ دوسرے معنے یہہ ہین کہ ادنی بخشش اوسکے ملک اور شہر اور دہ ہے کیونکہ جو قت ممدوح اپنی نوکر کو حکم کرتا ہے کہ بدہ تو وہ اشارہ سو خزانون پر ہوتا ہے +

۷۔ ۸ یہہ دو شعر بہی اکثر نسخون مین نہین ہین +

۹ کار افتادن۔ و کار بر سر افتادن ان کے معنے ہین سخت مشکل پیش آنا نیسان ساتوان مہینا رومی سال کا اور اس ماہ کے باران کو بہی کہتے ہین۔ مشہور یون ہے کہ ابر نیسان جب برستا ہے تو سمندر پر سب سیپ کہلے ہوئے ہوتے ہین جب اونین اوس مینہہ کی بوند پڑ جاتی ہے وہ سیپ بند ہوکر سمندر کی تہ مین بیٹہہ جاتے ہین اوسمین موتی پیدا ہوتا ہے۔ بس مصنف کہتا ہے

چونکه ابر نیسان نے گوہرافشانی ممدوح کی دیکھہ لی ہے اسلیئے اوسکو سخت مشکل پیش
آئی ہے کیونکہ جسقدر وہ موتی برساتا ہے ممدوح سب بخشدیتا ہے انتظار دوسری
بارش کا بہی نہین رہتا پس ابر نیسان موتی پیدا کرتا کرتا تہک گیا یا یون کہو کہ
ابر نیسان کو ممدوح کی گوہرافشانی کے رشک سے مشکل سخت پیش آئی ہے پر یہہ
معنے صفت سخاوت مین مناسب نہین ہین •

[۱] ہفتم صورت زیبا و طلعت جہان آرا

حسنیکه از ابراہیم علیه السلام بیوسف ع میراث رسیده [۲]
بود و تا غایت در تُتُق غیب ودیعت مانده اکنون روزگار
امانت سپار باز بتسلیم ابراہیم نمود • [۳] اہل نظر بینایانیکه
چشم تماشائیش گذارند • [۴] و ارباب محبت بیدلانیکه دل
بتولّایش سپارند • [۵] چہره بدرخشانی مشعل وادی کلیم •
[۶] عارضی بشگفتگی گلزار ابراہیم • [۷] بافسانه قامتش خوابها

ہمہ نہال ؛ و بحکایت خرامش نفسہا ہمہ پامال ؛

در ۹ عشرت کدہ محبتش دلہای حزین بے غم ؛ و در ۱۰

بہارستان طلعتش نگہ ہاے بزمردہ خرم ؛ پرویز ۱۱

عشرتان جرعہ خوار جام جمشیدیش ؛ و ماہ ۱۲ طلعتان

در زیر دام خورشیدیش ؛

۱ طلعت بالفتح بمعنے دیدار و دیدن روئے مگر فارسی لوگ بمعنے صورت اور چہرہ کے اس لفظ کو بولتے ہین ؛

۲ میراث زر مردہ یعنے کسے مردہ آدمی کا مال جو اوسکی اولاد کو پہنچتا ہے تا غایت ابتک - ہنوز تُتُق بمعنین پردہ - چادر ودیعت امانت تسلیم سپرد کرنا - واضح ہو حضرت یوسف کے حسن کو جو حضرت ابراہیم ع کی میراث اس مصنف نے قرار دیا ہے اسکی کوئی وجہ اچھی دل کو نہین لگتی کیونکہ ابراہیم حسین نہ تہے اگر یون کہین کہ تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ خدا نے حسن کی تقسیم اسطرح کی ہے کہ آدھا حسن تو حضرت یوسف ع کو دیا اور چہٹا حصہ بیوی سارہ زوجہ حضرت ابراہیم کو عطا کیا باقی بچا ہوا ساری

دنیا کو تقسیم کیا پس بلحاظ اسکے کہ مال بیوی کا اور خاوند کا ایک ہی ہوتا ہے
اسلیئے ابراہیم کی میراث اوس حسن سارہ کو فرض کرکے کہا ہے تو بہی بڑی
غلطی ہوتی ہے کیونکہ سارہ کو ½ حصہ دیا گیا اور یوسف کو ½ تو وہ میراث نہوا بلکہ
یوسف کے پاس زیادہ ہوا اگر یہہ کہین کہ ابراہیم کی چونکہ اولاد مین یوسف ع تہے
اسیواسطے یوسف کے حسن کو میراث قرار دیا تب بہی غلط ہے کیونکہ اولاد کا مال جو
باپ کے مرنے کے بعد اوس اولاد نے پیدا کیا ہو اوسکو باپ مردہ کی میراث
قرار دینا بیعقلی ہے اور چونکہ نام اوس بادشاہ کا ابراہیم عادل شاہ ہے پس
بسبب مشارکت نام ابراہیم کے یہہ مصنف کہتا ہے کہ وہ حسن جو ابراہیم ع سے
یوسف ع کو میراث مین پہنچا تہا اور مدت تک زمانہ کے پاس امانت رہا اب بسبب
اسکے کہ زمانہ نے چاہا کہ یہہ مال جبکا ہے اوسکو دیکر سبکدوش ہو جاؤن
چنانچہ اسیلئے اوسنے پہر ابراہیم یعنے میرے ممدوح کو سپرد کردیا پس اس حسن کو
اگر میراث بہی مان لین تو امانت یوسف کو ابراہیم کے سپرد کردینے کی کوئی
توجیہ اور معنے سمجہ مین نہین آتی غرضیکہ یہہ فقرہ بے توجہی مصنف سے ہے +

۳ اہل نظر اون لوگونکو کہتے ہین جو نظر رسا اشیا کی پسند کرنے مین رکہتے ہون
اونکو والا نظر بہی کہتے ہین اور اردو مین ایسے لوگون کو مُبَصِّر بولتے ہین یعنے
مُبَصِّری اور والا نظری اونکی اسبات سے معلوم ہوتی ہے کہ اپنی آنکہ سے
صرف میرے ممدوح ہی کو دیکہتے رہین اور سوا اوسکے کسی چیز کو نہ دیکہین.
پس یہی تعریف اہل نظر کی ہے +

۴ - یعنے اگر ممدوح کی محبت اپنے دلمین نرکہتے ہون تو اونکو اہل محبت نہین کہہ سکتے

۵ جہنڈہ ہیانی درخش بضم اول و ثانی اور درخش بضم اول
و فتح ثانی دونون درست ہین بمعنے برق اور روشنی کے درخشان منسوب ہے
طرف درخش بمعنے برق کے یعنے صاحب فروغ درخشانی روشنی وادی کلیم
وہ پہاڑی گہاٹی جہان پر حضرت موسی کو تجلی نور خدا کی ہوئی اوسکو وادی
ایمن کہتے ہین مشعل سے مراد وہ تجلی جو حضرت موسےؑ نے مشاہدہ کی +

۶ عارض رخسارہ گلزار ابراہیم وہ باغ جب ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا
تہا تو وہ آگ باغ ہوگئی تہی +

۷ نہال درخت موزون نہال شدن بمعنے بہت فایدہ پانے کے آتا ہے اور
نہال کردن کسیکو بہت فایدہ مند اور متمتع کرتا ہے اس جگہ یہی معنی مراد ہین
چونکہ نہال کو واسطے قد کے استعارہ کرتے ہین پس اس جگہ اس لفظ کا ذکر کرنا
قبیل ایہام تناسب سے ہے اور نسبت قد اور خواب کے بہی ظاہر ہے +

۸ مقصد اس فقرہ سے اوسکی چال کی شوخی ظاہر کرنی ہے یعنے اوسکا خرام
ایسا شوخ ہے کہ اوسکی حکایت سے نفس پایمال ہوتے ہین +

۹ عشرتکدہ جائے عشرت اوسکی اضافت طرف محبت کے بیانی ہے +

۱۰ پژمردگی نگاہ کی بسبب ہجر یا بسبب دیکہنے صورتون کریہہ کے مراد ہے بعض
نسخون مین بجائے خرم کے پرنم لکہا ہے اوسسے مراد تر و تازہ ہے +

۱۱ جرعہ ایک گھونٹ پانی کی جام جمشیدی وہ جام جو جمشید کی طرف
منسوب تہا اس جگہ جام ممدوح کا مراد ہے اسیواسطے اوسکو طرف ضمیر کے
مضاف کیا ہے اور شاید کہ جمشیدی کی یار تحتانی مصدری ہو اور جام جمشیدی

مین اضافت بیانی لیس حاصل فقرہ کا یہہ ہوگا کہ چونکہ ممدوح عشرت جمشیدی مین ہے تر پر ریز غنچہ تان اوسکی جمشیدی سے ایک جرعہ کے ساتھہ متمتع ہوگئی ہین +

۱۲ چونکہ وہ خورشید ہے اسلئے ماہ طلعتان اوسکے دام کے نیچے ہین +

مثنوی

۱ دیدہ خورشید زار از رویش — سنبلستان مشام از مویش

۲ دست بر دل ز طلعتش خوبی — پائے در گل ز قامتش طوبی

۳ عارضش نوبہارِ باغِ ارم — داغ پروانگی چراغِ حرم

۴ کرد آئینہ را تجلّی خیز — از مہ و مہر ساختش لبریز

۵ گوہر عشق را دلش مخزن — دانہ حسن را رخش خرمن

۶ این تصرف نہ مہر داشت نہ ماہ — ہر نگاہیکہ رفت داشت نگاہ

۷ در دلِ دلبران تصرّف ازو — عشق یعقوب و حسن یوسف ازو

٨ پیش رویش بہشت ساختہ رو	حبذا خوبی صاحبِ این خو
٩ مئی مہرش حصار ہوشم باد	ساغرم خوش بدست نوشم باد

۱ یعنے دیدہ بسبب دیکھنے چہرہ ممدوح کے بباعث کثرت روشنی خورشید زار بن گیا ہے - خورشید زار مثل گلزار کے ہے یعنے وہ جگہ جہان پر خورشید بہت ہون مشام دماغ -

۲ دست بر دل نہادن وگذاشتن دونون کے معنے یہہ ہین کہ تسلی کے واسطے حالت بیقراری مین دل پر ہاتہہ رکہنا یعنے خوبی اوسکی صورت دیکہہ کر ایسی بیقرار ہوتی ہے کہ حالت اضطراب مین اپنے دل پر ہاتہہ رکہتی اور تسلی دل کو دیتی ہے یا یون کہو کہ اکثر معشوقون کا دستور ہوتا ہے جب کوئی عجیب وغریب شئی دیکہتے ہین تو دل پر ہاتہہ رکہہ تعجب مین ہو جاتے ہین - اب یہہ معنے ہوگئے کہ خوبی جو ایک شئے ہے جبوقت ممدوح کا چہرہ خوب دیکہتی ہے بہوچک ہو کر دل پر ہاتہہ رکہکر تعجب مین رہ جاتی ہے کہ یہہ خوبی اسنے کہانسے پائی یہہ معنے زیادہ تر لطیف ہین - پاے درگل ماندن سے مراد ہے نہایت حیران ہو جانا طوبی بروزن خوبی کے ہے یہہ تصرف فارسی کا ہے کہ موسٰی کو موسی اور طوبٰی کو طوبی پڑہتے ہین +

۳ داغ پروانگی اے داغدار ونشان ندار پروانگی است کیونکہ داغ کے معنے نشان کے بہی آتے ہین مطلب یہہ ہوا کہ وہ ایسا خوبصورت اور تابان ہے

کہ چراغ حرم اوسکا پروانہ ہے یا یون کہو کہ چراغ حرم اوسکی روشنی پر الیا
پروانہ اور عاشق ہوا کہ مثل داغ کے نمایان ہے مگر اس مصرعہ مین کچھہ لطف
نہین نکلتا کیونکہ چراغ حرم کا کچھہ زیادہ روشن بہ نسبت اور چراغون کے نہین ہوتا
۴ تجلی خیز جاے پیدا ہونے تجلی کی مثل الفاظ حسن خیز اور موج خیز کے
یہہ بہی ہے چونکہ ممدوح چہرہ آئینہ مین دیکہتا ہے اسلئے گویا بسبب انعکاس
اپنے چہرہ کے آئینہ کو برینر چاند اور سورج سے کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے مصنف نے
ماہ اور سورج مین کچھہ فرق نہین سمجہا دونون کو برابر سمجہکر دونون رخسارونکے
واسطے یہہ لفظ استعمال کئے ہین یا یون کہو کہ دہنا رخسارہ سورج اور بایان
ماہ سے تعبیر کیا ہے مگر ایک چہرہ مین تفاوت رخسارون کا کرنا کچھہ خوبی حسن مین
داخل نہین ہے +
۵ - اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ ممدوح حسن اور عشق دونو رکہتا ہے +
۶ داشت نگاہ یعنے حفاظت کرد نگاہ بیجا نیفتاد +
۷ عشق یعقوب اور حسن یوسف دونون ممدوح کی ملکیت سے ہین یعنے عشق جو یعقوب
مین تہا وہ اسمین ہے اور حسن جو یوسف مین تہا وہ ہی اسمین ہے +
۸ - اوسا خلق موہنہ بنانا یہہ حالت بروقت شرمندگی کے ہوتی ہے یعنے
اوسکے روکے سامہنے بہت شرمندہ ہے خو عادت +
۹ حصار قلعہ مراد یہہ ہے کہ اوسکی محبت بجبر غالب اور محیط رہی نوش باد
ایک لفظ ہے جو بطور دعا کے بروقت کہانا کہانے یا کچھہ پینے کے بولتے
ہین مراد اوس سے یہہ ہوتی ہے خدا کرے یہہ کہانا تمکو ممد حیات ہو +

هشتم سیرت پسندیده و اطوار برگزیده

صاحب خلق و کمال جامع صفات جلال و جمال + بمطالعه

تالیف الفتش بیگانگان شارح متن آشنائی + و برجادۀ

پیرویش بے راهان خضروادی رهنمائی + آب سحاب تدبیرش

فرونشانندۀ غبار لجاج و عناد و هم رویانندۀ نهال صلاح

و سداد + ریزه خواری خوان همتش اکسیر نعمت سیرچشمی +

و چاشنی گیری شهد رافتش مورث لذت دیر خشمی +

بجلوه ها هیچه رائے منیرش نور در دیده ها انبار + و نبرپنجه

شعاع ضمیرش گلوی آفتاب درفشار + تندباران سحاب

پیمانش راحباب سندان + و سوهان قضا بخائیدن

زنجیر عہدش کند دندان ✦ [11] از تصور نازکیش نسترن

در روساختن ✦ و [12] از تعقل بردباریش کوه در کمر باختن ✦

با ملایمت خوی خوشش حریر مین خشن ✦ [13] و بارایحه

گلزار خلقش شمیم ختن عفن ✦ [14] پیشانی در کشادگی

عرصه خاطر گوشه نشینان [15] ✦ [16] نگاہے دریا کی برده چشم خدا بینان

۱ سیرت عادت وطریقه خلق بضم وبضمتین عادت وخو بعض کتابون مین
بجائے وکمال کے بکمال لکھا ہے اس صورت مین خلق کی صفت ہوگی ✦

۲ تالیف سازگاری دنیا دو چیز کو اور جمع کرنا اور کتاب یعنے بیگانه لوگ
اوسکی کتاب الفت کو دیکھه کر بیگانگی سے اسقدر دور ہو گئی ہین که آشنائی کی خود
شرح کرتی رہتی ہین ذکر متن اور شرح کا مناسبات سے ہے اور تالیف اور
الفت مین صنعت اشتقاق ہے ✦

۳ بیراه گمراه یعنے گمراه لوگ اوسکی پیروی کے راه پر چلکر راہنمائی مین خضر
بن گئے ہین یعنے خضر کا رتبه راہنمائی مین اون لوگون کو بہم پہنچا ہے جنہون نے
اوسکی پیروی کی ہے بعض کتابون مین یہه فقره اسطرح لکھا ہے (برجادهٔ
پیروی پیشروش خضر تشنه وادی راہنمائی) انکا یہه مطلب ہے که ممدوح

کرنے کے لئے خضر ہی تشنہ وادی رہنمای کا ہے +

۴ لَجَاج بالفتح و بہر دو جیم لڑای اور جنگ کرنا سَدَاد بالفتح درستی کردار و گفتار +

۵ ریزہ مشتق ہے ریختن سے ٹکڑا جو خوان سے گرا ہوا ہو سیر چشم مقابل گرسنہ چشم کے ہے گرسنہ چشم اوسکو کہتے ہین جو کسی کے آگے کچھہ مرغوبات سے دیکھے تو طمع کرے اور سیر چشم وہ جسکو کچھہ لالچ ایسا نہو بلکہ وہ بے پرواہ سب مرغوبات سے ہو +

۶ مورث میراث دینے والا اور فارسی مین بمعنے دہندہ کے آتا ہے +

۷ ماہچہ چاندی یا سونے کا ایک نشان گول ہوتا ہے جسکو علم کے سر پر لگاتے ہین

۸ اسکا مطلب یہہ ہے کہ ممدوح کے ضمیر کی روشنی نے اسقدر ہجوم کیا ہے کہ آفتاب کی نوبت گھٹنے کی پہنچ گئی ہے - یا یون کہو کہ آفتاب جو روشنی مین دعوے باطل رکھتا تہا ممدوح کے شعاع کے پنجہ نے اوسکو گھونٹ دیا تاکہ پہر ایسا بیہودہ دعوی نکرے +

۹ سِندان بکسر ایک اوزار ہوتا ہے جسپر لوہار گرم لوہا رکھکر کوٹتا ہے اوسکو اہرن ہندی مین کہتے ہین تند باران سحاب بیمالش مبتدا حباب سندان خبر یا ایک را ماننا چاہیے جیسا کہ اکثر کتابون مین ہے یعنے تند باران سحاب بیمالش را حباب سندان چونکہ خوبی بیان کی یہہ ہے کہ وہ ٹوٹے نہ اور شکستہ نہو اسلئے کہتا ہے کہ اوسکی سحاب بیان کا حباب بجاے سندان کے ہے یعنے وہ نہین ٹوٹتا +

۱۰ یعنے اوسکا عہد قضا سے بہی شکستہ نہین ہو سکتا +

۱۱ در روساختن یعنے خجالت مین ہے +

۱۲ درکمر باختن بطاقت شدن یعنے اوسکی کمر بوجہ اٹہانے کے متحمل نہین ہوسکتی

۱۳ خشن دست سخت کہردرا

۱۴ ختن سے مراد شمیم مشک ختن ہے - عفن سڑی ہر چیز - بدبو +

۱۵ بتیائی مبتدا - عرصہ خاطر گوشہ نشینان خبر اور ظرف متعلق خبر کے ہے
اگر کشادگی کو مضاف ظرف عرصہ کے کرین تو جملہ ظرفیہ اوسکی خبر ہوگا +

۱ نمک عمر شہد مرحمتش	تشنہ جوییست بحر کرمتش
۲ چشم بر رافتش نوازش را	جلوہ از قامتش طرازش را
۳ قہر سطری ز صفحہ کینش	کوہ کاہی ز سنگ تمکینش
۴ گر سخنہای تلخ زہر آگین	بگذرد بر لبش شود شیرین
۵ چرب باد زمنش چون سخن راند	مغز راز استخوان کہ بیداند
۶ در جہان نیست آن نشاط و ملال	کہ کشد خجلت از تغیر حال
۷ بشکند آسمان و ایوانش	نشکند طاق عہد و پیمانش

ساخت کاران کسیکه با او ساخت ٨	برد در عشق آنکه خود رو باخت
آنکه رخسار او ندید چه دید ٩	وانکه نشنید از و سخن چه شنید

١ نمک لطف او و مزہ نمک عمر خبر ہے اور شہد مرحمتش مبتدا جب خبر کو مبتدا پر مقدم کرتے ہین تو فایدہ حصر کا ہوا کرتا ہے پس مطلب یہہ ہوا لطف زندگانی کا سوا اوسکی مرحمت کے کہین نہین ہے تشنہ جو جوینده تشنہ یعنے اوسکا بجر مکرمت پیاسون کو ڈہونڈہنے والا ہے نمک اور شہد مین ایہام تضاد ہے اور جو مین باعتبار معنے نہر کے ایہام تناسب ہے +

٢ چشم توقع طرازش زینت یعنے نوازش اوسکی مہربانی سے توقع بہترائی کی رکھتی ہے اور زینت اوسکی طلعت سے جلوہ کرتی ہے +

٣ سنگ بمعنے وزن کے ہے +

٤ یعنے اوسکی لب ایسی شیرین ہے کہ اگر سخن تلخ بہی اوسکی لب پر گزر جاوے تو شیرین ہو جاتا ہے +

٥ چرب و نرم بمعنے ملایم کیونکہ اشیار سخت بسبب چرب کرنے کے ملایم ہو جایا کرتے ہین پس لفظ اول مجاز مرسل ہے اور دوسرا حقیقی ہے - اور یار مصدری جو دوم کلمہ کے آخر مین ملتی ہے یہہ اسواسطے ہے کہ مرکب کو گویا ایک اسم قرار دیا ہے اور چرب و نرمی کی طرف جو سخن راندن کی نسبت کی ہے یہہ مجاز ہے اور مقصود یہہ ہے کہ چرب و نرمی باعث سخن کرنے کا ہو و چیزے را از چیزے نداشتن بمعنے امتیاز نکردن

ہر دو کے ہے کاف استفہام انکاریت بمعنے کدام کے

۶ یعنے اگر اوسکے دوستون کو نشاط ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے اور اگر اوسکے مخالفون کو ملال ہے تو وہ ملال بھی ہمیشہ باقی رہتا ہے ہرگز تغیر قبول نہین کرتا مطلب یہہ ہے کہ اوسکے دوست ہمیشہ خوشنود اور اوسکے دشمن ہمیشہ ملول رہتے ہین +

۷ ضمیر اول مصرع مین راجع طرف آسمان کی ہے اور دوسرے مصرع مین راجع طرف ممدوح کی ہے حاصل یہہ ہے کہ آسمان کا ٹوٹ جانا ممکن ہے پر ممدوح کا عہد نہین ٹوٹ سکتا +

۸ ساخت کار کار درست کرد با او ساخت با او موافقت کرد کار کا مضاف الیہ محذوف ہے یعنے کار خود بُرد اسے بازی بُرد و بر حریفان غالب آمد +

۹ چہ واسطے استفہام انکاری کے ہے ای ہیچ نہ دید و ہیچ نشنید +

نہم توفیق کسب فضایل و کمالات

باُندازہ طبع وقّادش بلند آسمان کوتاہ اوج + وباغور فکر نقّادش ژرف دریا تنگ موج + بعجز نغمہ ہای داودی موم کنندہ دلہای آہنین + وبرطوبت ترانہ ہای باربدی از مغز زہد پوست چلین + در گلشن ترانہ سازی زمزم زہرۂ

بگل تسلیم شاگردی تارک آرای + و در صفحه رقم طرازی

صفر عطارد را به نقطه امتحان قلم مرتبه افزای + بلبل اگر

به نغمات نقش او نفس بر آمیزد که ترانه خود را با حرف گل

از منقار بیرون ریزد + بشهد فصاحت چاشنی بلاغت فرو

در کام و زبان انباشته + و بکلید طلاقت قفل لکنت از درج بیان

برداشته + بروشنی بیانش شام طبعان در صبح طرازی +

و بر سای ادائش کوتاه درکان درزبان درازی +

دسترس معانی سره کجا است فطرتش بر طاق بلند نهاده

و قدرت خریداری الفاظ سنجیده گر است فصاحتش به بیعانگی

قیمت داده + عبارت را با کی لولوی عدن + و الفاظ را نوی گهر فیروزه

اوقّاد شعلہ زن مشتق وقود سے جسکے معنے آگ بھڑکنے کے ہین ۔

۲ غور فرورفتن - اور گہراو - نقّاد پرکہنے والا ژرف عمیق اور عمق کے معنی مین بہی آیا ہے اسیواسطے مضاف دریا کی طرف بہی یہہ لفظ ہوتا ہے تنک موج وہ پانی جسکی موج تہوڑی ہو اور جو تنک موج ہوتا ہے وہ پانی بہی تہوڑا ہوتا ہے +

۳ آہنین اے سخت اور مناسب نغمہ اور آہن کے داود کے ساتہہ جیسے زرہ آہنی بنائی بہی ظاہر ہے +

۴ باربد نام مطرب یبوست چین خشکی دور کرنے والا +

۵ تسلیم سلام کرنا چونکہ سلام کرتے وقت سر پر ہاتہہ رکہتے ہین اسلئے نسبت تارک آرائی کے ہمراہ کل تسلیم کے اور ہی لطف رکہتی ہے یعنے زہرہ محکوم ترانہ سازی ممدوح کی ہے +

۶ رقم طرازی خوشنویسی نقطہ امتحان قلم دستور ہے کہ کاتب لوگ بروقت بنانے قلم کے ایک نقطہ دیکر دیکہہ لیتے ہین کہ قلم درست بنایا نہین - یہہ فقرہ ممدوح کی خوشنویسی مین ہے - مطلب یہہ ہے کہ نقطہ امتحان قلم ممدوح کا ایسا خوب اور تحفہ ہے کہ عطارد کو حاصل ہوجاوے تو مرتبہ اوسکا بڑہ جاوے یا یون کہو کہ اگر عطارد کو نقطہ امتحان قلم اپنی کا ممدوح بنالے تو مرتبہ اوسکا بڑہ جائے

۷ ظاہرا یون معلوم ہوتا ہے کہ بنغمات و نفس واو عاطفہ سے ہے نہ اضافت کے ساتہہ کیونکہ نغمہ اور نفس کے ایک ہی معنے ہین یا یون کہو کہ نفس سے مراد نقش نورس ہے - چنانچہ بعض نسخون مین نقش نورس ہی

لکھا ہے اور نقش نورس سے وے اشعار مراد رکھی جو ممدوح نے اُس کتاب مین لکھے ہین
تو البتہ اضافت درست ہو جاوے گی اور نقش کے معنے نغمہ کے بر وقت گانے
کے ہین نقش بر آمیختن بانغمات کے معنے ہین اون گیتون کا گانا
حاصل معنے یہہ ہوئے کہ بلبل اگر ممدوح کی کتاب نورس کے نغمے گاوے
تو پہر نہ تو اوسکو اپنے راگ بُرے یاد رہین اور نہ نام گل کا زبان پر لاوے

۸ کام و زبان اسکا مضاف الیہ محذوف ہے اے کام و زبان خلایق +

۹ طلاقت کشادہ زبان شدن اس جگہ مراد وے کلمے ہین جو زبان
روانی سے ادا کئے جاوین بیان یعنے بیان خلایق +

۱۰ اشام طبعان کودن لوگ صبح طرازی روشن سازی یعنے کم سواد لوگ
ممدوح کے بیان سے اپنی طبع کی جلا پردازی کیا کرتے ہین +

۱۱ یعنے اوسکے بیان کی ادا ایسی ہے کہ کوتاہ درک لوگون کو اوسکے فیض سے
فصاحت اور طلاقت حاصل ہوتی ہے +

۱۲ سرہ خالص۔ بے غش بر طاق بلند نہادن و گذاشتن اسکے
معنے ہین مشہور کرنا مگر اس جگہ یہہ مراد ہے کہ بلند مقام پر اسواسطے رکھی ہے
کہ کسیکا ہاتھ نہ پہنچ سکے یا یہہ مراد ہے کہ مرتبہ اعلے کو پہنچا دیا ہے +

۱۳ عدن جزیرہ ہے یمن مین

۱۵ نو ہی تازگی فیروزہ کہن نسبت فیروزہ نو کی زیادہ صاف ہوتا ہے +

ابیات

۱	از خوی سعی جبہہ ساختہ تر	تا بجا ماند آبروے ہنر

٢ زرِ خالص سخن بدولتِ او | فکر مس کیمیا طبیعتِ او

٣ عقل را آورد برون ز خمار | جام لفظش بمعنی سرشار

٤ حاجتِ فکرها از وست روا | منع شان کرده ز اختلاط خطا

٥ پُربها گوهر بیت هر سخنش | گوش بنهاده چشم بر دهنش

٦ چرخ پست از عُلوِ گفتارش | شعری از نقطه های اشعارش

٧ با دانش رسا رسید بها | عاشق گفتنش شنید بها

٨ سخنی را که یک بدخشان رنگ | نیست از لعل او ندارد رنگ

٩ که خبر او زد بنام اوستادی | کوس شاهی بنام استادی

١ ماند دوسرے مصرعہ مین اگر فعل ماضی ہے تو تا بمعنے پس کے ہوگا جو نتیجہ پر آتا ہے اور اگر اوسکو فعل مضارع کہین تو تا واسطے علت کے ہوگا یعنے ممدوح نے ایسا کیا تا کہ آبروے ہنر کی ریختہ نہو +

٢ سخن بدولت او مبتدا زرِ خالص است خبر مصرع دوسرے مین دو جملے ہین

حرف عطف او نین سے محذوف ہے یعنے سخن بدولت او زر خالص است و فکر
مس است و طبیعت او کیمیاست - ۳ سرشار بمعنے لبیار کے ہے اس جگہ یہہ لفظ
ساتہہ جام اور خمار کے فایدہ ایہام تناسب کا دیتا ہے کیونکہ سرشار کے معنی مستی کی بھی ہین
۵ فاعل نہادن کا گوش ہے و چشم بر دہان نہادن نگران بودن بنظر دل
۶ آز سبیبہ ہے شعریٰ بکسر نام ستارہ روشن جو کہ بعد جوزا کے نکلتا ہے
۷ اے رسیدن لبسبب انداز ہاے رسائی او رسا گشتہ +
۸ یک بدخشان اے بقدر یک بدخشان رنگ مصرع اول مین بمعنے بہرہ
فایدہ بعضے نسخون مین دوسرے مصرعہ مین بجاے رنگ کے سنگ بمعنے وزن کے ہے

زہی شہریار عادل کامگار کامل موم دل آہنین پیمان
منت سبک عطا گران۔ کوہ وقار کاہ نقار دلرام کن
خاطر نگار شیرین گو۔ تلخ شنو۔ عفو کار۔ جرم درو
وطن در دل غریبان ساز۔ تواضع زیب غرور پرداز
دل در عنان صبر از پی دوان۔ از ہمہ بہ کنارو با ہمہ
درمیان یوسف رخ حسن پناہ۔ ابراہیم نام کعبہ درگاہ

زہی کلمہ تحسین اور آفرین کا ہے شہریار معنے ترکیبی اسکے مددگار
شہر ہین مگر اہل لغت نے بادشاہ بزرگ کے معنے لکھے ہین عفو کار جُرم درو
کار مشتق ہے کاشتن سے یعنے عفو کرنے والا درو مشتق ہے درودن سے
یہہ لفظ اس جگہ مناسبت نہین رکھتا کیونکہ درودن کے معنے ہین کہ کھیتی پکّی ہوئی کو کاٹنا واسطے
حصول نتیجہ کے تو گویا جرم درو وہ ہوا جو جُرم کو کاٹ کر جمع کرے مگر مجازاً
معنے اسکے یون کہو کہ جرم کا نابود کرنے والا دل در عنا اے در رنج کاہ نقار
نقار بالکسر دشمنی و عیب جوئی و کینہ یکدیگر را زبون پنداشتن +

۱ که از روزِ اول در دیوان دهشِ الهی در هیچ چیز با او تقصیری نرفته +

۲ و بهر چه دلپذیر و خاطر خواه او بود قلمِ تقدیر بران رفته +

۳ سال و ماهِ عمرِ ابد پیوندش در سیرِ خیابان عشره سیوم +

۴ و غلغله فضایل و کمالاتش در مغزِ ساکنان سپهر هفتم +

۵ کافرِ نعمت آنانکه بر خوانِ هنر باستادیش ایمان نیارند +

۶ و تخم شکر بناگردیش در زمینِ کام و زبان نگارند +

زبان شکر خودگر است ٭ [۸] بتبدیل زر و سیم همیانهای

هنروران سنگین ٭ [۹] و به بخشیدن معنی و مضامین دیوانهای

شاعران رنگین ٭ [۱۰] باظهار یکدو معنی از جمله معانی انعامی که

در جریدهٔ اشعار این ثنا خوان ثبت است اشعاری میرود ٭

[۱۱] روزی در تعریف یوز فربه و مذمت اسپ لاغر شعری چند

گوشش گزار استادگان مجلس بهشت نشان می شد ٭

[۱۲] شاید که در خاطر هم گذشته باشد [۱۳] که طبیعت عالی بکاهلی از خود

راضی نشده والا خیال را فربهی و فکر را صید افگنی هست ٭

[۱۴] اینمعنی را غیرت فراستش دریافته قریب بیت و سی معنی

و تشبیه بر سا ترین ادا ببیان رفت ٭ [۱۵] یکی آنکه اگر این

یوز را بزنجیر رگ و پے صد جا بہ گل میخ داغہا بند نہ بستہ

کہ بچابکی از جلد بیرون جہد + ۱۶ دیگر آنکہ ضعف و ناتوانی

این اسپ بغایتی است کہ ہنگام تصویرش ہر گاہ بر قلم لغزیدنی

دست دہد او از پا درافتادہ گروہ وار بر زمین نقش بندد + | دست یابد

۱۷ قسم براستی کہ در این سخنان تکلفی نیست + ۱۸ و این طور سخنان

تکلفی در خور برداشت و دریافت حوصلہ ماست و اگر نہ معانیش

ازان گران تر ست کہ بار سبکی بر گردن توانایان سخن نہند +

۱ تقصیر کوتاہی کردن در کار - ۲ سیر خیابان عشرہ سوم عبارتست

از بودن در عشرہ سوم و این عام است از انکہ بر عشرہ دوم یکسال افزودہ

باشد یا زیادہ بران غرض کہ بیس برس سے عمر زیادہ ہے + ۵ کافر نعمت

وہ شخص ہوتا ہے جو شکر نعمت کا نہ کرے - ۷ زبان شکر خود کراست یہ جملہ

مقولہ مصنف کا ہے یعنے ایسی زبان کس شخص کی ہے جو اوسکی نعمت کا شکر کر سکے

۱۰ ہمیانی ایک ہتیلی لمبی ہوتی ہے جسمین روپیہ واشرفی ڈالکر کمرمین باندہتے ہین ٹیک دو معنی اے صرف دو معنے معانی انعامی وے معانی جو بادشاہ نے ظہوری کو انعام کئے ہین یعنے تعلیم کئے ہین۔ جریدہ دفتر اشعار بکسر آگاہ کرنا۔ ۱۱ یوز ایک جانور درندہ ہے مشہور وہ بہیڑیے سے چھوٹا ہوتا ہے جو لوگ یوز اور پلنگ کو ایک سمجہتے ہین غلطی کرتے ہین گوش گزار جو کچھ گوش گزار کیا جاوے الیستادگان مجلس سے حضار مجلس۔ ۱۲ شاید کہ حضار مجلس کی خاطر مین گذرا ہو۔

۱۳ کاف بیانیہ اوس امر کا ہے جو خاطر مین گزرا از خود راضی نشدہ اے ازانجا دمضامین خویش راضی نشدہ خیال را الخ یہہ فقرہ نتیجہ کلام سابق کا ہے اے طبیعت بادشاہ بسبب لطافت معانی ومضامین از خود برنے آرد ودر فکر وخیال او فتورے راہ یافتہ بعض کتابون مین لفظ الا نہین ہے اس صورت مین یہہ فقرہ کہ (خیال را فربہی وفکر راصید افگنی است) علت کلام مابعد کے ہوگا اور حرف علت کا مقدر ماننا پڑے گا یعنے ازانجا کہ خیال او فربہ وفکر او صید افگن است چنین وچنان کردہ + ۱۵۔ گل میخ ایک قسم کی میخ ہوتی ہے۔ ۱۶۔ دست یافتن بر چیزے یعنے قدرت یافتن بر چیزے یائے تحتانی جو آخر مین لفزیدن کے ہے واسطے تنکیر کے ہے یعنے لغزیدن خواہ کم ہو یا بیش ضمیر او راجع طرف اسپ کے ہے یہہ وہ قاعدہ ہے کہ ضمیر او بدون داخل کرنے لفظ در یا بر کے غیر ذوی العقول کی طرف راجع نہین کرسکتے اس جگہ ٹوٹ گیا گردہ نقاشون کا خاکہ جو کوئلے بیس کر

ایک کپڑے مین باندہ کر کاغذ سوزن زدہ پر پھیرتے ہین کہ دوسری جگہ نقش
نہ پڑے اور اصطلاح مین اوس کاغذ کو بھی کہتے ہین جسپر سوئی کے نشان
نقاش نوک کر لیا کرتے ہین مگر اس جگہ وہ راکھہ کوئلے ہی کی مراد ہے +

۱۰ تکلفی کہتا ہے کہ وہ سخن جو کم فہمون کی سمجھہ مین نہین آتے ممدوح سے
اسلئے سرزد ہوجاتے ہین کہ اوسکی طبیعت چونکہ عالی ہے تو البتہ سخن بھی عالی اوس سے
سرزد ہوگا پس اگر لائق دریافت کم فہمون کے کہے تو اوسکو تکلف کرنا
پڑتا ہے ازآن یعنے جان یا ازان قسم گران تر یعنے بسیار گران سبکی
خفت از ذلت یعنے جو لوگ سخن فہمی مین اپنے تئین توانا جانتے ہین ممدوح کے
سخن اسقدر گران ہین کہ اونکے سمجھنے مین وے بھی عاجز ہین اور اس عجز سے
اونکی ذلت اور سبکی ہوتی ہے +

۱ ارباب استعداد را صحبت کتابخانہ کہ مکان فیض الہی است
۲ و مکتب خانہ استادان معنی اعنی شاگردان اعلی حضرت
ظل الہی روزی باد + بتخصیص اینجا کہ ہمہ جا رعایت و مناسبت
مرعیست + ۳ چنانچہ دیوان عدل و داد در ایوان و مجلس
عیش و نشاط در بستان میدارند + ۴ و دیواندارای

جود و سخا در خزانه و غوررسی فضل و هنر در کتابخانه مقرّست

فی الحقیقت غایب شد کانی که مغز خود را در پوست کشیده

کتاب نام نهاده تنگ درهم نشسته اند بمعنی از حاضران و

مستفیدان اند + تعلیماتی که درباب شعر و شاعری شنیده شد

از پاس اقتضای مقام و متانت بنای کلام و انشراح افتتاح

و التیام و اختتام و تفصیل و توضیح و اجمال و ابهام و سنجیدگی

عبارات و شوخی اشارات و حشمت معنی و جودت لفظ و

چسپائی ربط و تنگ درزی حروف و کرسی نشینی ترکیب

و نشست ردیف و لبت قافیه و تلاش کیفیت و صافی سینه

و پاکی زبان و عرق ریزی سعی و سحرخیزی خواب و زاری

حصول و دریوزه گری قبول و امثال اینها در خطبه

کتاب نورس که کهن سرای جهان از و پر آوازه است امر قوم گردیده

۱ مکتب خانه مزید علیه مکتب کا ہے جیسے سحرگاہ مزید علیہ سحر کا ہے لفظ باد افعال ناقصہ سے ہے صحبت کتابخانہ اوس کا اسم ہے اور مکان فیض الہی الخ معطوف ہے اور معطوف الیہ ملکر جملہ معترضہ ہے صفت کتابخانہ کی اور لفظ روزی خبر اوسکی ہے قولہ ارباب استعداد را متعلق ہے فعل کے *

۲ تخصیص اینجا یعنے درمیان دو کتخانہ شاہی کے کیونکہ اس جگہ رعایت اور مناسبت ہر ایک امر کی ملحوظ ہوتی ہے - ۳ اس فقرہ مین رعایت اور مناسبات کی بیان کرتا ہے - ۴ دیوانداری جود یعنے انتظام کرنا دیوان کا واسطے تعمیل جود اور کرم کے - ۵ غایب شدگان یعنے وے لوگ جو دور کے ملکون مین رہتے ہین اور بادشاہ کی حضوری سے محروم ہین مغز خود نکتے علمی اور نتایج طبع در پوست کشیدن عبارت از تالیف و تصنیف کتاب است تنگ درہم نشستن ملول ہونا رنجیدہ ہو کر بیٹھنا مطلب یہہ ہے کہ جو مصنف دور دست کے ملکون مین اپنی نکات علمی کو جمع کرکے ایک کتاب بنا کر بسبب ناقدردانی کے ملول اور رنجیدہ بیٹھے ہین یعنے از حاضران الخ یعنے باطن مین وے لوگ گویا بادشاہ کے پاس حاضر ہین کیونکہ بادشاہ اونکی تصانیف دیکھہ کر قدردانی کرتا ہے اور اونکی غلطی بتلاتا ہے اسلئے گویا مستفید ہی ہوتے ہین *

٦ از پاس الخ لفظ از بیان اون تعلیمات کا جو بادشاہ نے کی ہین پاس لحاظ اقتضائے مقام مقام اوس موقع یا بات کو کہتے ہین جو متکلم کو کلام مخصوص کرنے پر داعی ہو مثلاً اگر مخاطب کسی حکم کا منکر ہے تو تاکید اوس حکم کے کلام مین لانا چاہیے پس انکار مخاطب کا یہہ مقام ہوا اور تاکید عبارت مین جو متکلم لایا وہ مقتضا اوس مقام کا ہوا اور لحاظ اوس کا رکھنا یہہ کلام مین لانا اوس مقتضا کا ہوا اسیکو بلاغت کہتے ہین۔ انشراح کشادہ دل شدن افتتاح آغاز کلام انشراح افتتاح کے معنے ہین کہ کلام ایسے طور پر شروع کرنا چاہیے کہ انشراح دل اوس سے حاصل ہو التیام اختتام التیام ملانا پیوستہ کرنا یعنے کلام اپنی ماسبق سے تام ربط رکہتی ہو تاکہ ختم کلام کا بیموقع نہو تفصیل جدا کردن یعنے ہر ایک جملہ کو دوسرے سے جدا کرنا توضیح روشن ساختن یعنے مطلب کا واضح کرکے بیان کرنا اجمال جمع کردن یعنے مبسوط کو مجمل کرنا ابہام پوشیدہ چہوڑ دینا سنجیدگی عبارت اس سے مراد ہے کہ کلام پسندیدہ اور ہموزن فقرات مین ہو کمی و بیشی کلمات مین نہو شوخی اشارات یعنے اشارے دلربا ہون یعنے عبارت نفیس اور عمدہ ہو کہ دلکو قابو کرلے جودت نیک رفتن اسب اور نیکی - چسپانی ایک چیز کا دوسری چیز سے خوب طرح پیوستہ ہونا اور ربط کلام مین اچہا ہونا تنگ درز جو چیز خوب پیوستہ ہو چنانچہ اوسمین کوئی درز نہو اور درز شگاف جامہ را گویند اسیواسطے خیاط کو درزی بولتے ہین اور سوئی کو درزن کیونکہ وہ شگاف کو پیوستہ کرتی ہے پس تنگدرزی کلمات سے یہہ مراد ہے کہ کلمات اسمین ایسے چسپان ہون کہ اونمین گنجائش اور کلمہ کی

بڑہاپی کی ہو اور نہ کوئی سکتہ کسیطرح لگا پڑتا ہو کرسی نشینی ترکیب
سے مراد ہے کہ عبارت بلند اور عالی مرتبہ ہو قولہ مرقوم گردیدہ یہہ خبر ہے
قولہ تعلیماتی الخ کے درخطبہ کتاب نورس متعلق ہے خبر سے اور یہہ اشارہ ہے
اپنے قول کی طرف قولہ تحریر این دیباچہ ہم بفیض تعلیماتے است کہ بتقریبات فرمودہ الخ

للہ الحمد کہ بہمین تعلیماتش در پیرانہ سری بترقیات جوانی ١
می نازم + و[٢] با شہسواران این فن عنان بر عنان می تازم +
و[٣] چہ ترقی ازین زیادہ خواہد بود کہ آفتاب تربیتش پرتو
عاطفت انداختہ خفای را ظہوری ساختہ + و[٤] در نخل پیرای
گلزار ابراہیم انباز ملک الکلامی است کہ بی عدیل و انباز است +
و[٥] فرعش زانو بزانوی اصل + و[٦] سحرش دوش بدوش
اعجاز + آری[٧] شناوری قطرہ بیاوری موج دریاست +
و[٨] روشنائی ذرہ بہ پرتو خورشید جہان آرا + باوجود[٩]

شغل ملک گیری و رعایت احوال رعایا و لشکری بار جگت
گروهی یعنی اوستادی عالم بر گردن گرفتن و زحمت
تربیت شاگردان کشیدن غرض النعات و مرحمت است
هم بخلق و روزگار و هم بارباب استعداد که قابلیتِ آنها
ضایع نماند و اینها بحظ وافی بهره مند گردند + تا شفقت و
عطوفت را این پایه نباشد به تخت بادشاهی بر آمدن دست
ندهد + و تا در ترحم و مهربانی دریا نشود گوهرِ دارائی و فرمانروائی
بکف نیفتد + تفوقِ بادشاهان بمهربانی و شفقت است
نه بعرض و طول مملکت + ع - شهنشه تر هر انکو مهربان تر +

ا پیرانه سری بڑھاپا سر کا سفید ہو جانا بسبب پیری کے -

۳ عنان بر عنان برابر ۳ خفا کنامی ظہوری صاحب ظہور معنی صاحب شہرت اور اس مصنف کا تخلص بہی ظہوری ہے پس یہہ ایہام ہوا بعضے لوگ یہہ کہتے ہین کہ اس مصنف کا تخلص بیشتر خفائی تہا جب عادل شاہ کی خدمت مین مشرف ہوا او سوقت تخلص ظہوری اسنے اختیار کیا تہا اگر یہہ بات راست ہے دونا لطف اس فقرہ کا حاصل ہوگا - ۴ عدیل ہمسر انباز شریک -

۹ جگت گروی لفظ ہندی ہے یعنی استادی عالم جگت ہندی مین عالم کو کہتے ہین اور گرو استاد کو یا تحتانی مصدری ہے قولہ غرض التفات اس جگہ لفظ از آن مقدر ہے اور یہہ جز ہے بار جگت گروی الخ کے یعنے جنین وجان کردن غرض از آن التفات و مرحمت است اور با وجود الخ متعلق ہے خبرست آنہا اشارہ طرف اہل روزگار کے اور اینہا طرف ارباب استعداد کے یعنے تربیت اہل روزگار کی اسواسطے کرتا ہے کہ اگر تربیت اونکی نہوگی تو قابلیت اونکی ضایع ہو جاویگی اور ارباب استعداد کے تربیت اسواسطے کرتا ہے تاکہ اوسکی فیض تربیت سے حظ وافر اونکو حاصل ہو - ۱۰ پایہ اے وہ پایہ جو ممدوح کو حاصل ہے ۱۱ دریا نشوند یعنے مثل دریا کی جب تک کہ گرانمایہ نہون - ۱۲ تفوق فوقیت لیجانا ایک کا دوسرے پر شہنشہ تر لفظ تر کا اس جگہ تفضیل کے واسطے نہین ہے کیونکہ اوسکے بعد حرف از مستعمل ہوتا ہے پس تر کے معنے اس جگہ کلان کے ہین +

۱ مرحمتش بر رخ ہر کہ خندید دیگر گریہ بر رخش بباطل اشک نچکید + طفلیکہ سر انگشت مہربانیش مکید لبش گزندہ

بستان ما در نگر دید + بتقریب حرف مهربانی از نقل
همزبانی که مسند افتخار در مجلس اعتبار این خاکسار بمقدار است
قلم تحریر زبانی دارد + از انجا که عجز را با غرور گفتگوی هست
وقتی در کمین گاه فرصت معروض شد که محرومی سعادت
بساط بوسی چون تحمل بی صبران از حد گذشت + و بار تنهایی
بر دوش سبکروحان خوش گران است + بعبارت
نمکین تر از شور محبت فرمودند + اگر تنها می بودی
چنین بودی چون شریک داری میتوان ساخت +
کسی چه سازد + بیت

نکهت جان و در و صد هزار نکهت   زبان فضول چه سازم به گفتگوی نیاز

اگر بشرح عشرت غربت پردازم خلقی را از وطن بر می آرم ۹ و تاب این رشک هم ندارم ۱۰ و اگر ازین حرف زبان می بندم بر غفلت بعضی آشنایان و درماندگان می ترسم و انیقدر بے رحم هم نیستم ✝

۱ بہ روی کسی خندیدن التفات بار کردن یعنے اوسکی مرحمت جسکی طرف ملتفت ہوی ۔ ۲ بعضے نسخون مین گزیده صیغہ اسم مفعول کا بمعنے اذیت یافتہ اور گردید فعل مثبت ہے اور بعضون مین گزنده بصیغہ اسم فاعل و نگردید فعل منفی ہے یعنے جس بچہ نے ممدوح کی مہربانی کی انگلی چوسی ہے اوسنے ایسی لذت پائی ہے کہ پھر اپنی مان کے پستان کو موںہہ مین نہین لیا یا اوسکو کاٹ کھایا ۔ ۳ تقریب وجہ اور علت کسی کام کی اٹھانی حرف مہربانی اسے ذکر مہربانی کہ در دو فقرہ سابق مذکور شد ۴ سجل بکسر سین و تشدید لام قبالہ با کسی زبان داشتن موافقت کردن با و در سخن چنانچہ کلیم کہتا ہے ؎ چنان ز خویش بہ تنگم کہ ہر سر مویم ز بہر قتلم با تیغ او زبان دارد ✝ ۔ ۴ عجز سے مراد عاجز اور غرور سے مراد مغرور ہے گفتگوی یائے تنکیری ہے ہست اس جگہ فصیح تر ہے بلفظ است سے ۵ بی صرف یعنے عبارت مصنف سے ہے یہ دستور گفتگو کا ہے ۶ سبکروح کنایہ ہے ظریف سے

حاصل فقرہ کا یہہ ہے کہ یعنے سایہ لطف خداوندی مین عیش اور عشرت سے زندگانی ہے مگر بار تنہائی مجہہ پر بہت گران ہے۔ ۶ - یعنے بادشاہ نے جواب ایسی عبارت سے دیا کہ وہ عبارت نمکینی مین شور محبت سے بہی زیادہ تہے وہ یہہ تہا کہ اگر تو اکیلا ہی اِس رنج مین ہوتا تو ہمیشہ حضوری مین رہتا کچہہ مضایقہ نہ تہا اب چونکہ اور بہی تیرے شریک اس امر مین ہین درد تنہائی مین رہنا چاہئے۔ ۸ کسی چہ سازد الخ یہہ تتمہ جواب کا ہے زبان فضول چہ سازم الخ زبان مفعول ہے اور حرف را اِس جگہ مقدر ہے و فضول ساختن زبان عبارت ہے اطناب کلام سے یعنے گفتگوے بیجا زمین کہان تک تطویل کرون +

مثنوی

۱ مسکن عیش و عشرت است دکن — لب بغربت قند ز حرف وطن

۲ زینت از صبح روز وصل عجیب — خندہ بر انشراح شام غریب

۳ نغمہای غریب ریخت زساز — ہست آری اثر غریب نواز

۴ در سخن بر کشید مغز ز پوست — لفظ و معنی غریب دارد دوست

۵ رفتن از کوی او نصیب مباد — ہیچکس در وطن غریب مباد

۶ معنی صورت وفا و وفاق — زہرہا را محبتش تریاق

۷ عیت خود را کہ سر بکشور داد	بہر تسخیر ہر ہنر ور داد
۸ قسم جان بزندگانی او	کو جز او کس بمہربانی او
۹ نامہ در خواندن ہنر پویان	بغل در آتش العجل گویان

ا اے لب حرف وطن سے علحدہ ہو جاتی ہے جب آدمی لفظ وطن بولتا ہے تو دونون ہونٹ اوسکے کہل جاتے ہین پس اس سے کنایہ یہہ ہے کہ جو دکہن مین رہین بسبب عیش و عشرت کے جو اونکو وہان بر نصیب ہو رہی ہے وطن کو کبہی یاد ہی نہین کرتے +

۲ یعنے شام مسافران دکہن ایسا انشراح رکہتی ہے کہ اگر صبح روز وصل کی اوس انشراح پر رشک لیجاوے تو کچہہ تعجب نہین ہے + ۴ غریب نادر

۵ در وطن غریب سے مراد وہ لوگ ہین جو دکہن سے چلے گئے ہین جبکہ اونکو وے عشرتین جو یہان پر ہین یاد آتی ہین تو گویا وے وطن مین ہی لگا غریب یعنے مسافر ہین یعنے مصایب سفر اونپر پڑے ہوئے ہین - ۶ تریاق معرب تریاک کا ہے وہ ایک معجون مرکب ہے جکو پاو زہر کہتے جو زہر کو مفید ہوتی ہے اور لفظ پازہر بروزن داو کے مخفف پاو زہر کا ہے کہو پاو کے معنے ہین پاکیزہ کرنا اور چونکہ تریاک بدن کو زہر سے پاک کر دیتا ہے اسواسطے اوسکو پاو زہر کہتے ہین - زہرہا عبارت ہے آفات اور حوادث زمانہ سے - ۷ ایک نوطرز کا مصرع ثانی سے

محذوف ہے اے بہر تسخیر ہر ہنر ور ہر دار - ۹ نعل در آتش بیقرار
العجل گویان حال ہے نامہ سے جو کہ مبتدا ہے اور نعل در آتش اوسکی خبر ہے
یا بالعکس با واو عاطفہ دو نون کے درمیان سے محذوف ہے اور دو نو
خبرین مبتدا کی گویان دوان بہہ ہی حال ہے +

[۱] اگر عذر دراز نفسی گفتہ شود کوتاہی باشد این مدح وثنای
دیگران نیست کہ عذر تطویل کلام باید گفت وخجلت اطناب باید
کشید + [۲] سامعہ در سعادتی نیفتادہ کہ در شکر گذاری ناطقہ
نباید ش شد + [۳] واز شادابی گفتن تشنگی شنیدن ہنوز مے
ھمم + [۴] اما چون آخر سکوت عجز مہر دہان سخن خواہد بود دعا
ہم اکعبہ اختتام بستہ + مصرعہ - گو اجابت لب بآمین باز کن +

غزل

[۱] کعبہ اہلِ دل ابراہیم باد	قبلہ نہ چرخ وہفت اقلیم باد
[۲] از مہِ نو پشت دستے بر زمین	پیش قدرش چرخ در تسلیم باد

همتش ترکیب لفظ کم نخواست	کاف سرکش زاختلاط میم باد ٣
نفی تخصیص از سخایش واقعست	نیک و بد را مژدهٔ تعمیم باد ٤
ناپذیرد عیش و عشرت انقسام	عیشهای عالمش تقسیم باد ٥
تا بیکما جمله را امید هست	حاسدش را دل دو نیم از بیم باد ٦
عقل کل در مزرع استادیش	خوشه چین خرمن تعلیم باد ٧
داستان شد ختم بستان رخش	غیرت گلزار ابراهیم باد ٨

٢ نیفتاد، نباید شد دونو منفی کی صیغے ہین مگر معنی اثبات کے دیتے ہین یعنے سامعہ کو وہ سعادت حاصل ہوئی ہے کہ شکر گذاری زبان ناطقہ کرے گی - ٣ تشنگی عبارت ہے طلب سے چونکہ سخن کہنا میرا بہت نادر ہے جانتا ہون کہ شنیدن اوسکی طلب سے ابہی باز نرہے گی - ٤ سکوت عجز سے مراد وہ سکوت ہے جو بسبب عجز کے ہو مراد یہہ ہے کہ آخر کو سکوت میرے موہنہ کی مہر ہوگا - احرام حرم مین جانا اور احرام حج کا باندہنا - آمین ایک کلمہ ہے جو دعا کے قبول ہونے کے واسطے بولا کرتے ہین یعنے اے خدا قبول کر دعا کو ۔

۲ پشت دست بر زمین نہادن ایک طرح کی تعظیم ہے ہندوستان میں اوسکو تر کی میں کرنش کہتے ہین۔ مصرعہ اول حال ہے اے آسمان در پیش قدر او در تسلیم باد در حالیکہ از مہ پشت دست بر زمین است ۳ مرکز کاف سرکش ہی کہتے ہین اس شعر مین لطف ہے۔ ۴ یعنے اوسکی سخاوت مختص نیکون ہی سے نہین ہے بلکہ عام ہے۔ ۵۔ انقسام حصہ ہونا بٹنا تقسیم حصے کرنا۔ با عنا این جگہ بمعنے اسم مفعول کے ہے۔ ۶ یکتا خدا تعالے است نامہ ہے، عقل کل مراد جبرائیل علیہ السلام۔ ۸ تقدیر عبارت این است کہ داستان ختم شد بر این کہ جہان و جہان باد

تمام شد شرح نثر دوم ملا ظہوری